شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: سُلَيْمٌ مَوْلَاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يس، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْفُدُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيُعِيدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

٢٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كُفَّ عَنْ هَذِهِ الْقِرَاءَةِ، اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ، فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ، وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ عليه السلام، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

٢٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ؟ فَقَالَ: لَا.

٢٦ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبِي عليه السلام: مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ.

٢٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَانِعَةُ، تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةُ الْمُلْكِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يُحْتَبْ بِهَا مِنَ الْغَافِلِينَ، وَإِنِّي لَأُذَكِّرُكُمْ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ، وَإِنَّ وَالِدِي عليه السلام كَانَ يَقْرَأُهَا فِي

قال أبو عبد الله عليه السلام: أما نحن فنقرأ على قراءة أبي.

٢٩ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

ثُمَّ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ بِمَنِّهِ وَجُودِهِ وَيَلِيهِ كِتَابُ الْعِشْرَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

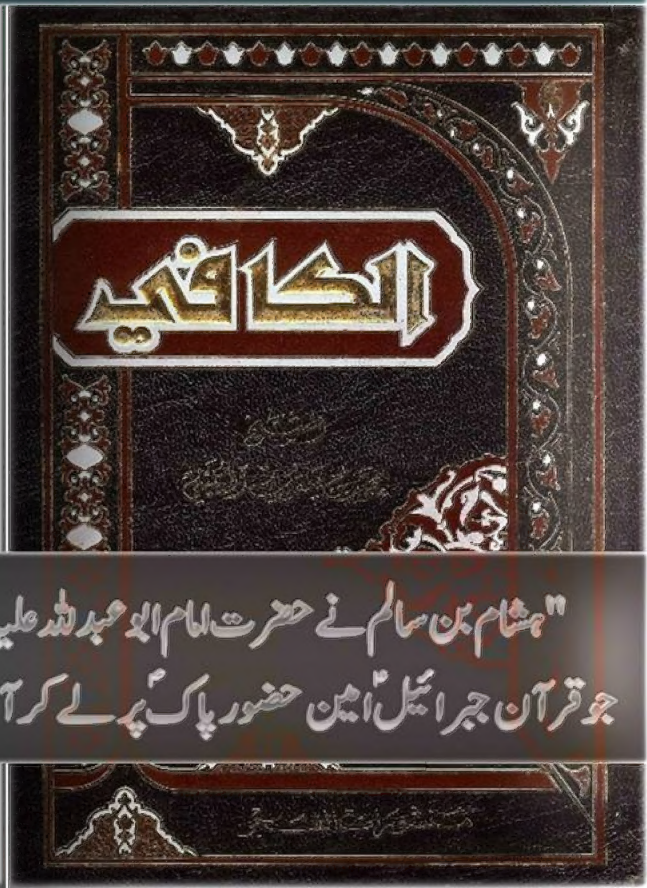

"ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
جو قرآن جبرائیلؑ امین حضور پاکؐ پر لے کر آئے تھے، اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔"

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

٢٨ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

تَمَّ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ بِمَنِّهِ وَجُودِهِ وَيَتْلُوهُ كِتَابُ الْعِشْرَةِ

(الحديث الثامن والعشرون): موثق. وفي بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخبر صحيح ولا يخفى أن هذا الخبر وكثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن وتغييره، وعندي أن الأخبار في هذا الباب متواترة معنى، وطرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الأخبار رأساً بل ظني أن الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الإمامة فكيف يثبتونها بالخبر.

ه يوجب رفع الاعتماد على القرآن لأنه إذا ثبت تحريفه ففي كل آية جويزهم عليه السلام على قراءة هذا القرآن والعمل به متواتر معلوم إذ لم ن الأصحاب أن أحداً من أئمتنا أعطاء قرآناً أو علمه قراءة، وهذا الأخبار، ولعمري كيف يجترئون على التكلفات الركيكة في تلك قيل في هذا الخبر إن الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار القدسية أو لآيات أكثر وفي خبر لم يكن أن الأسماء كانت مكتوبة على الهامش ير الله تعالى يعلم وقال السيد حيدر الآملي في تفسيره أكثر القراء ور القرآن بأسرها مائة وأربعة عشر سورة وإلى أن آياته ستة آلاف ستون آية وإلى أن كلماته سبعة وسبعون ألفاً وأربعمائة وسبع وثلاثون حروفه ثلاثمائة آلاف واثنان وعشرون ألفاً وستمائة وسبعون حرفاً ثلاثة وتسعون ألفاً ومائتان وثلاثة وأربعون فتحة، وإلى أن ضماته ان مائة وأربع ضمات وإلى أن كسراته تسع وثلاثون ألفاً وخمسمائة كسرة، وإلى أن تشديداته تسعة عشر ألفاً ومائتان وثلاثة وخمسون ن مداته ألف وسبعمائة واحد وسبعون مدة وإلى أن همزاته ثلاثة آلاف

اصول کافی کی ایک روایت کہ "ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
"جو قرآن جبرائیلؑ امین حضور پاکؐ پر لے کر آئے تھے، اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔"
کے متعلق ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ:
اٹھائیسویں حدیث: اسکی توثیق کی گئی ہے، اور بعض نسخوں میں ہارون بن مسلم کی جگہ ہشام بن سالم کا نام ہے،
لہذا یہ روایت صحیح ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ روایت اور بہت سی صحیح روایات قرآن مجید میں کمی اور تحریف پر صراحت کرتی ہیں۔
اور میرا موقف یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات متواتر معنوی ہیں،
اور اگر ان تمام روایات کو چھوڑ دینا (تسلیم نہ کرنا) ہر قسم کی روایات کو کلیۃً ختم کر دیتا ہے۔
اور میرا گمان یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات امامت والی روایات سے کم نہیں ہیں،
تو لوگ (امامت) کو روایات کے ذریعہ کیسے ثابت کرتے ہیں (اگر تحریفِ قرآن کو نہیں مانتے تو)۔

"مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول، جلد:۲، صفحہ:۴۳"

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

قرآن کی آیت میں تبدیلی کر دی گئی۔

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و مہتمم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۶۲ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مِيَاحٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» فَقَالَ : لَيْسَ هٰكَذَا هِيَ إِنَّمَا هِيَ «وَالْمُؤْمِنُونَ» ، فَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ .

۶۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی "عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ امام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا قرنے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنے ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتویٰ دینے سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسولؐ کے ساتھ، عام لوگ رویت اعمال خلائق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سوائے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

۶۳ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : «هٰذَا صِرَاطٌ عَلِيٌّ مُسْتَقِيمٌ» .

۶۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھذا صراط علیٌ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط علیٌ مستقیم۔

۶۴ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) إِلَّا كُفُوراً» قَالَ : وَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

قرآن سے امیر المومنین کا لفظ نکال دیا گیا۔

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

أبا الحسن عليه السلام لِمَ سُمِّيَ أميرَ المُؤمِنينَ عليه السلام ؟ قالَ : لِأنَّهُ يَميرُهُمُ العِلمَ ، أما سَمِعتَ في كِتابِ اللهِ «وَ نَميرُ أهلَنا» . وَفي رِوايَةٍ أُخرى قالَ : لِأنَّ ميرَةَ المُؤمِنينَ مِن عِندِهِ يَميرُهُمُ العِلمَ .

۳۔ مومنین کا توشہ علم ہے۔

٤ - عَلِيُّ بنُ إبراهيمَ ، عَن يَعقوبَ بنِ يَزيدَ ، عَنِ ابنِ أبي عُمَيرٍ ، عَن أبي الرَّبيعِ القَزّازِ عَن جابِرٍ ، عَن أبي جَعفَرٍ عليه السلام قالَ : قُلتُ لَهُ : لِمَ سُمِّيَ أميرَ المُؤمِنينَ ؟ قالَ : اللهُ سَمّاهُ ، وَ هكَذا أنزَلَ في كِتابِهِ : «وَإذ أخَذَ رَبُّكَ مِن بَني آدَمَ مِن ظُهورِهِم ذُرِّيَّتَهُم وَ أشهَدَهُم عَلى أنفُسِهِم ألَستُ بِرَبِّكُم» وَأنَّ مُحَمَّداً رَسولي وَأنَّ عَلِيّاً أميرُ المُؤمِنينَ .

۴۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں یونہی ہے پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔

توضیح :۔ قرآن میں امیر المومنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ جامع القرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

ایک سو ساتواں باب

ولایت کے متعلق نکات و لطائف

((باب)) ۱۰۷

فيهِ نُكَتٌ وَنُتَفٌ مِنَ التَّنزيلِ في الوَلايَةِ

١ - عِدَّةٌ مِن أصحابِنا ، عَن أحمَدَ بنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الحُسَينِ بنِ سَعيدٍ ، عَن بَعضِ أصحابِنا

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

الشافی ۴۴۴ کتاب الحجۃ

۲۲۔ آیہ، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا (یعنی محمد اور آلِ محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی) اور اولوالعزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے حضرت رسولؐ خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

۲۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ (كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ) فَنَسِيَ» هٰكَذَا وَاللهِ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمدؐ پر یونہی نزولِ آیت ہوا۔

۲۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ: إِنَّكَ عَلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ.

۲۴۔ آیہ۔ اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم پر ہو، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم رہو اور علی صراطِ مستقیم ہیں۔

قرآن کی آیت میں تبدیلی کر دی گئی۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

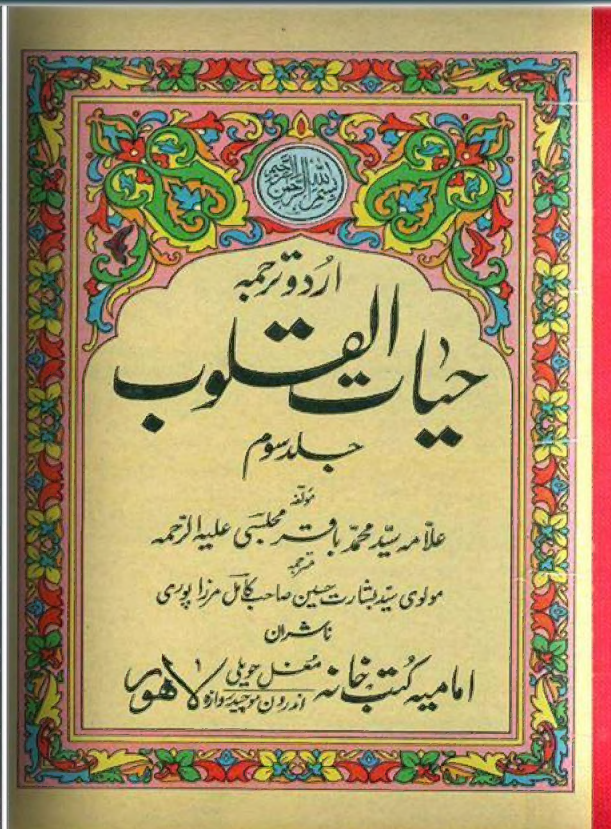

کوثر پہ وارد ہوں اور صفار نے بصائر الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثقلین کو بسند ہائے بسیار طریق اہل بیت سے روایت کی ہے اور بصائر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن۔ میری عترت اور خانۂ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تغیر کر دیا۔ اسی طرح کعبہ کو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ ضم کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر عترت کا کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص اور ہر چیز اسی طرح ہے کہ جب کتاب کے موافق ہو تو حجت ہوگی لہٰذا عترت کی تخصیص کرنا اور یہ قطعی فرمانا کہ وہ اور کتاب آپس سے تا روز قیامت جدا نہ ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ انہی کا قول تنہا حجت ہے۔ اور عامہ نے اس حدیث میں یہ احتمال کیا ہے کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے مگر اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب رسول خداؐ بلا فاصلہ ان کے خلیفہ ہیں لیکن شاذ و نادر اس اجماع سے کسی کا خارج ہو جانا ضرر نہیں رکھتا باوجودیکہ اسی حدیث سے یہ استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے ہم کو صرف اس لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا عذر قطع کر دیں اور امر دین میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور ہماری رہنمائی اس چیز کی طرف فرما دیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور زید بن ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے وَهُمَا الْخَلِيفَتَانِ مِنْ بَعْدِي یعنی کتاب و عترت دونوں میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں کیونکہ معلوم ہے کہ اس سے یہی مراد ہے کہ جس چیز کو میری حالت حیات میں میری طرف رجوع کرتے تھے چاہئے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کرو ہم کہتے ہیں کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر زمانہ میں ان کے درمیان ایک معصوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا عذر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع منعقد ہو اور جس پر ان کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار اجزاء میں سے ایک جزو پر ہوا ہو۔ لہٰذا کس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہماری کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت میں سے کم اس لئے یہ دلیل اس پر ہے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸ پر)

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

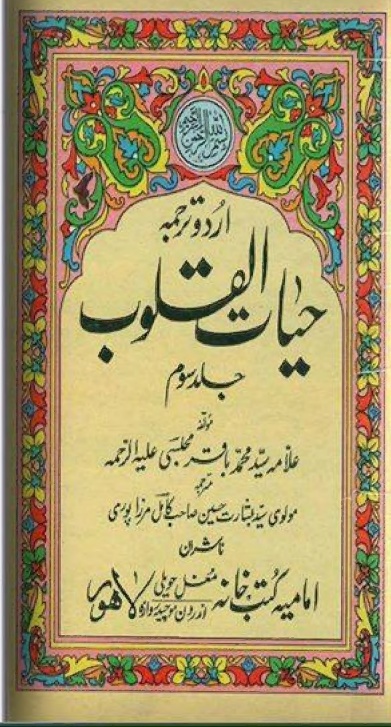

اور میں ہوں وہ قرآن جس سے وہ دور ہوئے اور میں ہوں وہ دین جس کی انھوں نے تکذیب کی اور میں ہوں وہ راہ راست جس سے وہ پھرے۔

مناقب میں حضرت صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا جو شخص کہ منہ کے بھل گرا ہوا زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ شخص جو سیدھا کھڑا ہوا راہ راست پر چلتا ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ کورانہ اور سرنگوں چلتے ہیں۔ ہمارے دشمن ہیں اور جو لوگ کہ سیدھے چلتے ہیں وہ سلمان، ابوذر، مقداد، عمار اور خواص اصحاب امیر المومنین ہیں۔ اور محمد بن الیاس نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص رات کے وقت راہ راست پر چلتا ہے خدا کی قسم وہ علی بن ابیطالب ہیں اور ان کے اوصیاء علیہم السلام ہیں۔

علی بن ابراہیم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا یعنی ظالموں نے کہا کہ تم متابعت نہیں کرتے مگر اس کی جس پر جادو کیا ہے دیکھو تمہارے واسطے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ تو وہ گمراہ ہوئے پھر تمہاری طرف طعن کی کوئی راہ اور سبیل نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ یعنی اُن لوگوں نے کہا جنھوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے۔ اور اُن کا حق غصب کیا ہے۔ اور فرمایا کہ آخر آیہ دوم اس طرح ہے۔ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ وَلَایَةَ عَلِیٍّ سَبِیْلًا یعنی علی کی ولایت کی طرف کوئی سبیل نہیں پاتے اور علی سبیل وراہِ خدا ہیں [1]

[1] مولف فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ یہ آیت اس معنی میں نازل ہوئی ہے نہ یہ کہ آیت کے الفاظ اس طرح رہے ہوں (یہ مولف علیہ الرحمہ کا ذاتی قول ہے ورنہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن سے آل محمد و علی علیہم السلام کے نام نکال دیئے گئے ہیں امیر المومنین نے جو قرآن جمع فرمایا تھا مخالفوں نے اسی لئے اس کو قبول نہیں کیا کہ اس میں نام کے ساتھ آل محمد علیہم السلام کی مدح موجود تھی اور ان کے مخالفوں کے نام نام مذمت تھی۔ (مترجم)

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ آیت

"وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا"

اس طرح نازل ہوئی تھی: "وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ"

مزید فرمایا کہ آخر آیۃ دوم اس طرح ہے: "فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ وَلَایَةَ عَلِیٍّ سَبِیْلًا"

مترجم قبلہ مولوی سید بشارت حسین کامل مرزا پوری ملا باقر مجلسی سے دو قدم آگے چھلانگ لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن سے آل محمد و علی علیہم السلام کے نام نکال دیئے گئے ہیں، امیر المومنین نے جو قرآن جمع فرمایا تھا، مخالفوں نے اسی لئے اس کو قبول نہیں کیا کہ اس میں نام کے ساتھ آل محمد علیہم السلام کی مدح موجود تھی اور ان کے مخالفوں کے نام نام مذمت تھی۔ (مترجم)

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

قرآن سے ولایتِ علیؑ نکال کر دوسروں کا ذکر درج کیا گیا۔

ہے کہ اس سے مراد بنی امیہ کی لڑکیاں ہیں اس وقت جبکہ آسمان سے حضرت صاحب الامرؑ کا نام لے کر ایک آواز آئے گی۔ (تو ان کو ان کی اطاعت کرنا پڑے گی)

ایضاً۔ اس قول حق تعالیٰ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ یعنی انکار نہیں کرتے ہیں ہماری آیتوں سے مگر کفار "انکار نہیں کرتے ہیں" سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔

ایضاً۔ بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ کی تفسیر میں منقول ہے کہ بَيِّنَاتٍ سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔

کلینی نے حضرت صادقؑ سے اس آیت وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ (سورہ یونس آیت ۱۵) جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو واضح اور روشن ہیں تو وہ لوگ ہماری ملاقات کا یقین نہیں رکھتے یعنی آخرت کا یقین نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو تبدیل کر دو۔ کی تفسیر میں حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ بدل دو علی علیہ السلام کو۔ گویا مراد یہ ہو گی کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ ایسا قرآن لاؤ جس میں ولایت علی کا ذکر نہ ہو۔ یا اس قرآن میں علیؑ کے بدلے دوسروں کا ذکر درج کر دو۔

بہت سی حدیثوں میں بروایت ابن ماہیار وغیرہ حضرت صادق و امام رضا علیہم السلام سے اس آیت وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ ہمارے پاس قرآن لوح محفوظ میں ہیں۔ تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اور تمام کتب آسمانی میں بلند رتبہ اور حکیم ہے۔ یعنی حکمتوں پر مشتمل ہے یا محکم ہے اور

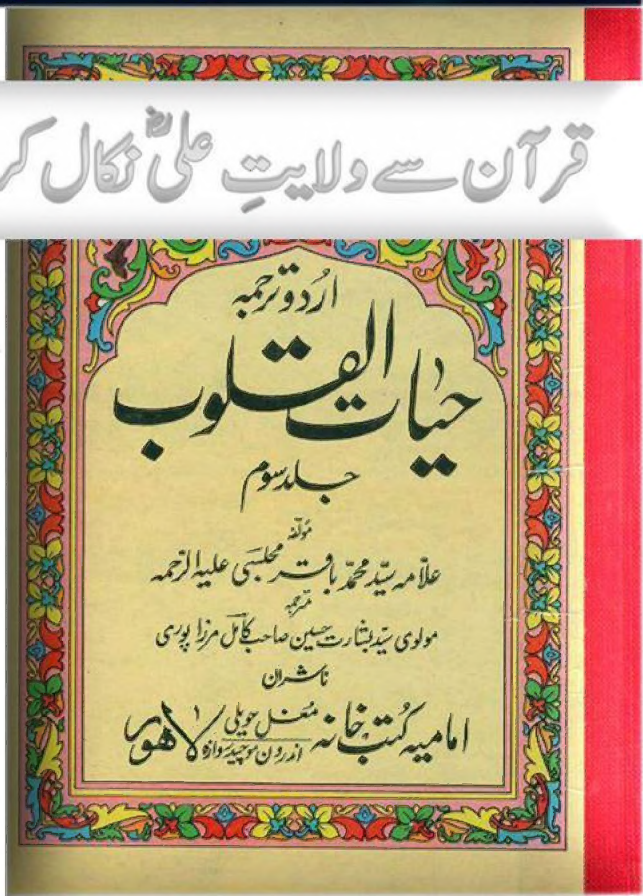

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

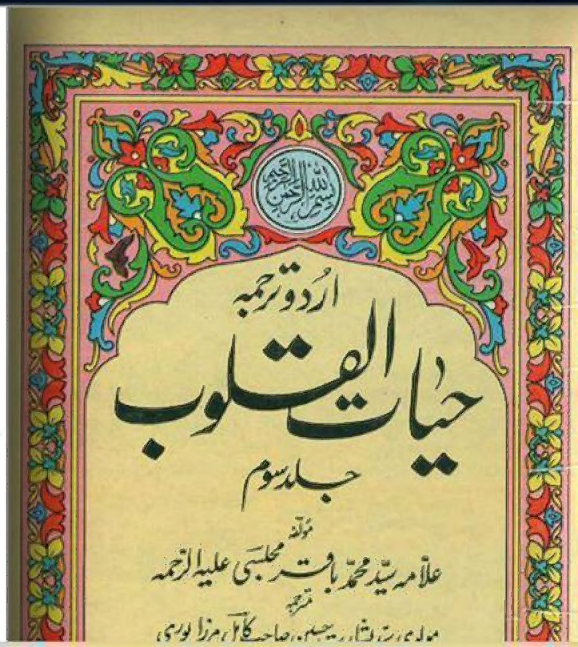

علی بن ابراہیمؒ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحًا وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الایات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم و آل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اُسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامہ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت ولایت نہ ہو۔

ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ

آلِ محمدؐ کو قرآن سے نکال دیا گیا۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

صاف کہہ دیں کہ یہ (قرآن) حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔ وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ! (29)

سُوْرَةُ الْكَهْف

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ولیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوئے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت: وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (پ۱۵ س کہف آیت ۲۹)

اے رسولؐ کہدو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہٰذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ کلینی اور علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے انا اعتدنا للظالمین ال محمد حقھم نارًا یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جنھوں نے آلؑ محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن ماہیار نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ یہاں تک کہ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِظَالِمِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ نَارًا۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ (پ۱۷ سورہ حج آیت ۳۹) یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے

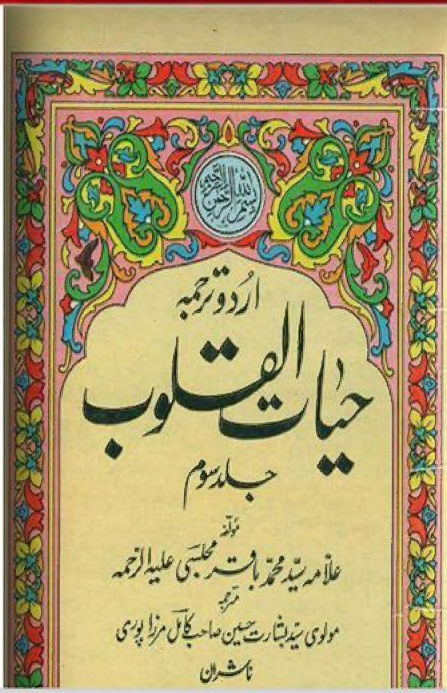

قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور اے نبی ﷺ، ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کرو، اللہ اور اس کا رسول ﷺ اور مومنین سب دیکھیں گے کہ تمہارا طرزِ عمل اب کیا رہتا ہے۔ پھر تم اس کی طرف پلٹائے جاؤ گے جو کھلے اور چھپے سب کو جانتا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ (105) سُوْرَةُ التَّوْبَة

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ ۲۱۳ فصل ۱۱۔ ائمہ اطہار خلق پر گواہ ہیں۔

رنجیدہ کرتے ہیں فرمایا شاید تم نہیں جانتے کہ تمہارے اعمال آنحضرت کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ جب آنحضرت تمہارے اعمال میں نافرمانی اور کوئی گناہ دیکھتے ہیں تو آزردہ ہوتے ہیں لہٰذا ان کو اپنے گناہوں سے رنجیدہ مت کیا کرو۔ بلکہ اپنے صالح عملوں سے ان کو خوش و مسرور کیا کرو۔

کلینی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادقؑ کے سامنے یہ آیت پڑھی حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نہیں ہے بلکہ بجائے والمومنون کے والمامونون ہے اور ہم ائمہ ہیں مامونون یعنی خدا کے دین اور اس کے علوم و شرائع و احکام کے امین ہیں

سید ابن طاؤس نے اپنے رسالہ محاسبۃ النفس میں ابن ماہیار کی تفسیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمار یاسر نے جناب رسول خداؐ سے عرض کی کہ میری آرزو ہے اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان عمر نوحؑ کے برابر زندگی گذاریں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے عمار تمہارے واسطے میری زندگی بھی بہتر ہے اور میری وفات بھی۔ زندگی اس لئے بہتر ہے کہ تم بُرے عمل کرتے ہو تو میں تمہارے لئے استغفار کرتا

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

"سورۃ التوبۃ میں "والمومنون" کی بجائے "والمامونون" ہے۔"

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

ہم اس قرآن کے سلسلۂ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے، مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔ (82)

سورۃ بنی اسرائیل

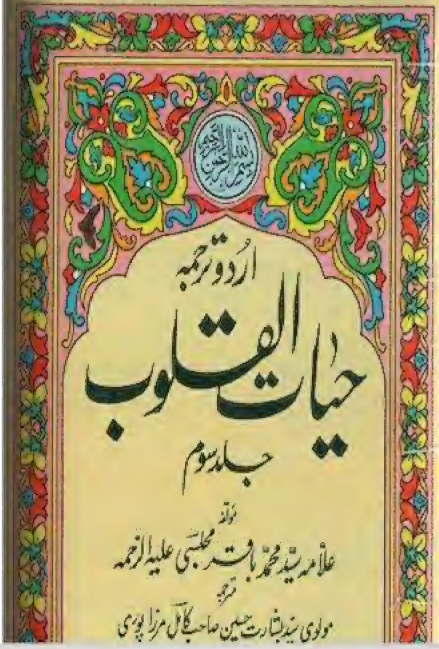

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۳۹۰ فصل ۴۳۔ ائمہ کی مظلومیت سے متعلق آیتیں

کی ہے کہ ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے۔ وَلَا يَزِيْدُ ظَالِمِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ اِلَّا خَسَارًا۔

آٹھویں آیت: وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (پ۱ بقرہ آیت ۵۷) یعنی ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنی ذات پر ظلم کرتے تھے۔ کلینی وغیرہم نے حضرت باقر و کاظم علیہما السلام سے روایت کی ہے۔ کہ حق تعالیٰ اس سے بہت بلند و رفیع ہے کہ اس کی طرف ظلم کا گمان بھی کیا جائے بلکہ اس نے ہم اہلبیتؑ کو شامل کر کے فرمایا ہے اور ہم پر ظلم کو اپنے اوپر ظلم ہونا شمار کیا ہے یعنی جن لوگوں نے میری امانتوں اور حجتوں پر ظلم و ستم کیا انہوں نے جو تکلیفیں اُن کو پہنچائی ہیں وہ خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے کہ اپنے تئیں عذاب ابدی کا مستحق قرار دیا ہے۔

نویں آیت: اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ (پ۲۳ س صافات آیت ۲۲) علی بن ابراہیم نے کہا ہے یعنی جمع کرو ان لوگوں کو اور ان کے دوستوں اور مددگاروں کو جنھوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے۔

دسویں آیت: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پ۲۸ سورہ حشر آیت ۷) یعنی جو کچھ رسولؐ نے تم کو دیا ہے یعنی جس بات کا حکم دیا ہے اس کو لے لو یعنی اس پر عمل کرو اور جس بات سے تم کو منع کیا ہے اس سے باز آجاؤ۔ اور عذاب خدا سے پرہیز کرو بیشک خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ابن ماہیار نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ خدا سے ڈرو اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے سے باز رہو یقیناً خدا اس پر سخت عذاب کریگا جو آل محمدؐ پر ظلم کریگا

قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

پر کوئی الزام نہیں۔ ابن ماہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت قائمؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ حضرت ظاہر ہوں گے تو بنی امیہ سے

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وفيه عنه عليه السلام أنّ في القرآن ما مضى وما يحدث وما هو كائن ، كانت فيه أسماء الرجال فالقيت وإنّما اسم الواحد منه في وجوه لا تُحصى يعرف ذلك الوصاة .

وفيه عنه (ع) : إنّ القرآن قد طُرح منه آي كثيرة ولم يزد فيه إلاّ حروف ، وقد أخطأت به الكتبة وتوهمتها الرجال .

والحاصل فالأخبار من طريق أهل البيت (ع) أيضاً كثيرة إن لم تكن متواترة على أنّ القرآن الذي بأيدينا ليس هو القرآن بتمامه كما أُنزل على محمد (ص) بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله ومنه ما هو مُحرَّف ومُغيَّر وأنّه قد حُذِفَ منه أشياء كثيرة منها اسم عليّ (ع) في كثير من المواضع ومنها لفظة آل محمد (ع) ومنها أسماء المنافقين ومنها غير ذلك وأنّه ليس على الترتيب المرضي عند الله وعند رسول الله (ص) كما في تفسير عليّ بن إبراهيم .

أما ما كان خلاف ما أنزل الله فهو قوله تعالى : كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ، فقال أبو عبد الله (ع) لقارىء هذه الآية : خير أُمة تقتلون أمير المؤمنين والحسين بن عليّ (ع)

شیعہ عالم علامہ سید حمدنان اپنی کتاب مشارق الشموس الدریہ میں لکھتا ہے:

"جو قرآن ہمارے پاس ہے، وہ پورا قرآن نہیں ہے جیسا کہ حضرت محمدؐ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں ایسا بھی ہے جو اس کے خلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور اس میں تحریف شدہ بھی شامل ہے اور اس میں بہت کچھ حذف کیا گیا ہے، جن میں بہت سی جگہوں سے علیؑ کا نام اور آلِ محمدؐ اور منافقوں کے نام اور اس کے علاوہ (بھی بہت کچھ حذف کیا گیا ہے)، اور یہ اس ترتیب سے نہیں جس ترتیب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے پاس ہے۔"

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

"شیعہ عالم علامہ میرزا حبیب اللہ الخوئی نے شرح نہج البلاغہ میں بہت سی تحریف زدہ آیات کو بیان کیا ہے، جن کا نزول ان کے مطابق یوں تھا اور جو موجودہ قرآن میں مختلف ہیں۔
اس کے علاوہ انہوں نے سورتوں سورۃ ولایت اور سورۃ النورین کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے مطابق قرآن مجید کا حصہ ہیں۔"

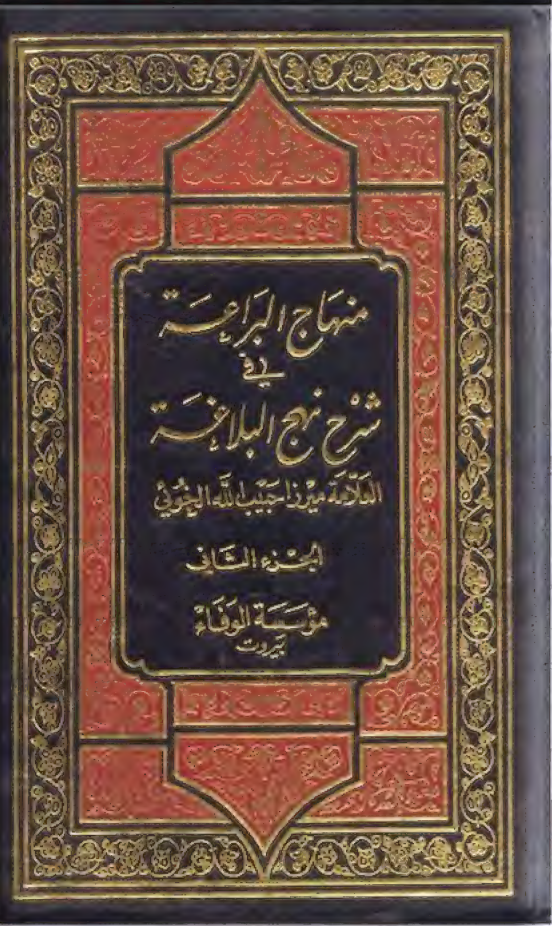

وفي الصافات قوله: (وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ).

وفي النساء قوله تعالى: (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ مُحَمَّدٍ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا)

وفي الزمر قوله: (فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ) ورواه الطبرسي أيضاً عن جابر بن عبد الله الأنصاري.

وفي طه قوله تعالى: (وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالتِّسْعَةِ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا) ورواه أيضاً في الكافي عن الصادق عليه السلام إلا أن في آخره والأئمة من ذريتهم بدل قوله والتسعة، ثم قال هكذا والله نزلت على محمد صلى الله عليه وآله

وفي النجم قوله تعالى: (وَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ فِي عَلِيٍّ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ مَا أَوْحَى)

وفي آية الكرسي: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا تَحْتَ الثَّرَى، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ)

وفي الأحزاب قوله: (وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا)

ومنها سورة الولاية: (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اے رسولؐ تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا اسی طرح پڑھے جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُصْحَفاً وَقَالَ : لَاتَنْظُرْ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : فَبَعَثَ إِلَيَّ : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا۔ میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورۂ بینہ (پ ۳۰) لم یکن الذین کفروا۔ میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي عليه السلام : مَاضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن دیا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمات کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸ - عَنْهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ؛ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَقَعَ مُصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَافِيهِ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ «أَلَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ» .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورۂ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

۲۲۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: سُلَيْمٌ مَوْلَاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يَسَ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَفْقِدُ مَامَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيُعِيدُ مَاقَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَابَأْسَ.

۲۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سوائے سورۂ یٰسین کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَؤُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: كُفَّ عَنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ وَاقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتّٰى يَقُومَ الْقَائِمُ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هٰذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ [اللهُ] عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَاحَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَاتَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرارت عام لوگوں کی قرارت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

آئمہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے شیعوں کو حکم دیا کہ وہ نماز وغیرہ میں موجودہ قرآن کی تلاوت کریں،
اور اس کے مطابق اعمال کریں یہاں تک کہ بارہواں امام یعنی صاحب الزمان ظہور پذیر ہو جائے۔
پھر وہ اس قرآن کو لوگوں کے ہاتھوں سے لیکر آسمان لے جائیں گے اور وہ قرآن نکال لائیں گے،
جو امیر المومنین (حضرت علیؓ) نے تالیف کیا پھر اس کے بعد اس کو پڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ رافضی پادری شرف الدین علی الحسینی الاسترابادی اپنی کتاب "تاویل الآیات الظاهرة في فضائل العترة الطاهرة" میں نقل کرتا ہے کہ

ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے، جبرائیلؑ رسول اللہ کے پاس یہ آیت ایسے لے کر آئے تھے:

"وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فِي عَلِيٍّ فَأْتُوا بِسُورَةٍ"

اور اگر تم کو اس میں، جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل فرمائی ہے "علی" کے بارے میں، کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں، ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ (معاذ اللہ)

مئاويل النور، ويخدمونهم في حمل مايحمل آل[1] محمد منها إلى شيعتهم ومحبّيهم وإن طبقاً من تلك الأطباق يشتمل من الخيرات على مالايفي بأقل جزء منه جميع أموال الدنيا [2].

في ريب ممّا نزّلنا على عبدنا في علي فأتوا بسورة من مثله﴾[1].

١٧ ـ (العسكري عليه السلام قال)[2]: ثم قال تعالى: ﴿فإن لم تفعلوا﴾ هذا الذي تحدّيتكم به ﴿ولن تفعلوا﴾ أي ولايكون ذلك منكم ولاتقدرون عليه، فاعلموا أنكم مبطلون وأن محمداً الصادق الأمين المخصوص

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، یہ ہماری ہے یا نہیں، تو اس کے مانند ایک ہی سورۃ بنا لاؤ، اپنے سارے ہم نواؤں کو بلا لو، ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس کی چاہو، مدد لے لو، اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ۔ (23)

إلى ما اختارهم إليه ، و رأوا له

الجنان لاتصير لهم إلّا (بموالاة

و معاداة أهل مخالفته و عداوة

عذابها إلّا بتنكّبهم عن موالاة م

من أداء الفرائض واجتناب المحا

﴿ أن لهم جنّات تجري من تحت

رزقوا منها من ثمرة رزقاً قالوا

دون الله ، في الحي من موالاة أعداء الله و معاداة أولياء الله ، وفي اتخاذ علي عليه السلام

لأخي رسول الله و إتّخاذه إماماً و إعتقاده فاضلاً راجحاً ، لا يقبل الله عزوجل إيماناً

ولاطاعة إلّا بموالاته ، وتظنّون أن محمداً تقوّله من عنده ، وينسبه إلى ربّه ، فإن

كان كما تظنّون ﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ أي من مثل محمد أمّي لم يختلف قط إلى

أصحاب كتب وعلم ، ولاتلمّذ لأحد ولاتعلّم منه ﴿وادعوا شهداءكم من دون الله﴾

[الذين][3] يشهدون بزعمكم أنكم محقّون وأن ما تجيئون به نظير لما جاء به محمد

ﷺ ﴿إن كنتم صادقين﴾ في قولكم أن محمداً تقوّله[4].

١٦ ـ الكليني[5] رحمه الله عن علي بن ابراهيم ، باسناده عن جابر، عن أبي

جعفر عليه السلام قال : نزل جبرئيل عليه السلام بهذه الآية على محمد ﷺ هكذا ﴿ وإن كنتم

١) في نسخة « م » الى .

٢) تفسير الامام : ٤٩ ، وقطعة منه في البحار : ٣٧٩/٥٩ ح ١٨ .

٣) من نسخة « م » .

٤) تفسير الامام : ٦٧ وعنه البحار : ٣٠/٩٢ ح ٢١٦/١٧ والبرهان : ٦٨/١ ح ٢٣ .

٥) في نسخة « ج » ذكره الكليني .

١) الكافي : ٤١٧/١ ح ٢٦ وعنه

(عن أبي عبدالله ع) وهو اشت

٣٠١/٢ .

٣) في نسخة « م » في تبوته .

٥) في نسختي « ب ، م » بموالاته و

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

خمینی دجال اپنی کتاب "القرآن باب معرفۃ اللہ" میں قرآن مجید کی تکذیب کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ تمام کتب الٰہیہ میں اور قرآن میں اور قرآن مجید کی تمام آیات میں تحریف واقع ہوئی ہے۔" یہ ہے خمینی پلید کی اصلیت کہ یہ لعنتی قرآن مجید کو دوسری آسمانی کتب کے ساتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ جس طرح دوسری کتب میں تحریف واقع ہوئی ہے اسی طرح قرآن مجید اور قرآن مجید کی تمام آیات میں تحریف واقع ہو چکی ہے۔

اللہ اور تمام فرشتوں کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو خمینی پلید پر اور اسکے ماننے والے لعینوں پر۔

القرآن من دون تحريف وتغيير ومن كتّاب الوحي الالهي ان الذي يستطيع ان يتحمل هذا القرآن هو الوجود الشريف ولي الله المطلق علي بن أبي طالب (ع) ولا يستطيع الآخرين من أخذ هذه الحقيقة الا بالتنزل من مقام الغيب الى موطن الشهادة والتطور بالأطوار الملكية والتكسي بكسوة الألفاظ والحروف الدنيوية وهذه احدى معاني التحريف التي وقعت في جميع الكتب الالهية والقرآن الشريف وجميع الآيات الشريفة قد وضعت في متناول البشر بعد تحريفات عديدة بحسب المنازل والمراحل التي طواها من حضرة الاسماء إلى عوالم الشهادة والملك الأخيرة . وعدد مراتب التحريف يتطابق مع عدد بطون القرآن ، طابق النعل بالنعل . لا ذلك الذي هو تحريف التنزل من الغيب المطلق إلى الشهادة المطلقة بحسب مراتب العوالم وبطون الرجوع من الشهادة المطلقة إلى الغيب المطلق . اذاً فان مبدأ التحريف ومبدأ البطون متعاكسان واي مرتبة من مراتب البطون ينالها السالك إلى الله فانه سيتخلص من أحد مراتب التحريف إلى ان يصل إلى بطون المطلق الذي هو البطن السابع حسب المراتب الكلية عندها يتخلص بشكل مطلق من التحريف .

اذاً فقد يكون القرآن الكريم لشخص محرف بجميع انواع التحريف ولآخر ببعض مراتبه، ولغيرهم أن لا يكون محرفاً أصلاً. وكما علمت فان فهم عظمة القرآن يخرج عن طوق ادراكنا لكن اشارة مجملة إلى عظمة هذا

"تمام کتبِ الٰہیہ میں اور قرآن میں اور قرآن کی تمام آیات میں تحریف واقع ہوئی ہے۔"

"القرآن باب معرفة الله از خمینی پلید، صفحہ: ۵۰"

مطلقا او ليس بجميع مراتبه .

اما عظمة متكلمه ومنشئه وصاحبه هو ذاك العظيم المطلق الذي جميع

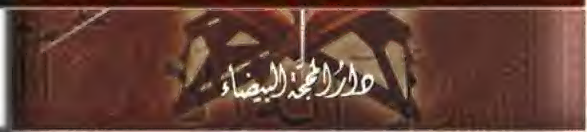

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ پنڈت محمد بن محمد بن النعمان الشیخ المفید، جو کہ کسی بھی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔
اس شیعہ پنڈت کے تعارف کے لیے اتنا کافی ہے کہ نہج البلاغہ لکھنے والا نحی شریف اور اسکا بڑا بھائی شریف المرتضیٰ یہ دونوں بھائی اس مفید کے شاگرد ہیں۔
مزید یہ کہ ان صاحب شیخ مفید کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انکی ایک نامعلوم فارمیں چھپے ہوئے شیعہ کے نامعلوم بارہویں امام سے باقاعدہ سے خط و کتابت تھی۔
بارہویں امام خط لکھتے اور شیخ مفید کے پاس کسی نامعلوم طاقت کے ذریعے بھیجتے تھے،
اور وہ نامعلوم طاقت مفید صاحب کے پاس خط لے آتی اور پھر مفید صاحب امام صاحب کو خط لکھتے اور وہ نامعلوم طاقت امام صاحب کے پاس خط لے جاتی۔

یوں شیخ صاحب اور غار والے صاحب کے درمیان خط و کتابت ہوتی رہتی اور شیخ صاحب لوگوں کے مسئلے مسائل امام صاحب سے پوچھ کر لوگوں سے پیسے لے کر نوش فرماتے رہتے۔

یہ شیخ مفید "اوائل المقالات" میں لکھتا ہے کہ:

"قرآن کی تحریف کے بارے میں آئمہ کی روایات متواتر ہیں۔"

اتنا بڑا شیعہ عالم، جسکی باقاعدہ شیعہ حضرات کے بارہویں فارمیں چھپے ہوئے امام کے ساتھ خط و کتابت تھی، اسکے بقول قرآن کی تحریف کی روایات متواتر ہیں۔
یقیناً آج شیعہ اسکا انکار کرتے ہوئے قرآن پر اپنا ایمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں،

سوائے تقیہ کے اور کچھ بھی نہیں۔

٥٩ـ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزّيادة فيه و النّقصان

اقول: إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمّة الهدى من آل محمّد(ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظّالمين فيه من الحذف والنّقصان، فأمّا القول في التّأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخّر و تأخير المتقدّم و من عرف النّاسخ و المنسوخ و المكّي و المدنيّ لم يرتب[1] بما ذكرناه.

وأمّا النّقصان فإنّ العقول لاتحيله و لاتمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادّعاه، و كلّمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلا فلم اظفر منهم بحجّة اعتمدها في فساده. و قد قال جماعة من أهل الإمامة إنّه لم ينقص من كلمة و لامن آية و لامن سورة و لكن حذف ما كان مثبتاً في مصحف أمير المؤمنين(ع) من تأويله و تفسير معانيه على حقيقة تنزيله و ذلك كان ثابتاً منزلا و إن لم يكن من جملة كلام اللّه تعالى

قال اللّه تعالى: «ولاتع

علماء فسمّى تأويل القر

وعندي أنّ هذا ا

القرآن على الحقيقة دون

وأمّا الزّيادة فيه ف

فالوجه الّذي أقطع علو

على حدّ يلتبس به عن

الكلمة والكلمتان والح

يكون ملتبساً عند أكثر

١ـ قوله يرتب بفتح الياء و س
يمكن ان يقرء بضمّ الياء
الياء بمعنى في أي لم يرتـ

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ کا ایک اور فتنہ کہ شیعہ کے مطابق قرآن میں صرف اور صرف حضرت علیؓ اور ۱۲ اماموں کا ذکر ہے۔

قرآن کی ہر آیت یا تو حضرت علیؓ کے بارے میں ہے یا ۱۲ اماموں کے بارے میں۔

فہرست

تفسیرِ فرات (اردو)

مضامین	صفحہ
فہرست	۲
حالات مولف تفسیر ہذا	۳
قرآن چار حصوں میں نازل ہوا	۹
سورہ فاتحہ — شیعہ کے حق میں آیت	۱۰
سورہ بقرہ — علیؓ، حمزہؓ، جعفرؓ، عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کے حق میں آیت، رسول اللہ اور علیؓ کی شان میں آیت	۵
علیؓ کا چار درہم تصدق کرنا آیت یرید اللہ بکم الیسر اور انما ولیکم اللہ ..... کا علیؓ کی شان میں نازل ہونا۔	۱۱
جس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا نازل ہوا، علیؓ اس میں امیر اور شریف ہیں	۱۲
آیت الیوم اکملت کا علیؓ کے حق میں خاص طور پر نازل ہونا، خم غدیر پر آیت بلغ کا نازل ہونا، رسول اللہ کا اونٹوں کے پلانوں کا منبر بنا کر علیؓ کی خلافت کا اعلان کرنا۔	۱۳
آیت واستعینوا بالصبر ..... نبیؐ اور علیؓ کے حق میں نازل ہوئی۔	۱۴
سورہ زخرف — جنت میں علیؓ کے دوستوں کی عزت کی جائے گی۔	۸۵
سورہ احقاف — علیؓ کی شادی کا ذکر	۹۳
سورہ محمد — لاتبطلوا کی تفسیر	۹۶
سورہ فتح — ابن عباس کا علیؓ کے خصوصیات کا ذکر	۹۸
سورہ حجرات — امر اہل بیت بہت مشکل ہے۔ حجرات سے مراد کون ہیں۔ علیؓ جیسا فرزند جننے سے عورتیں عاجز ہیں۔	
سورہ قٓ — رسول اللہ اور علیؓ کافروں کو دوزخ میں ڈالیں گے۔ علیؓ نے فرمایا میں جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں۔	۱۰۱
سورہ ذریات — راستوں والے آسمان سے مراد کون ہیں۔	۱۵
سورہ طور — فاطمہؓ میدان حشر سے کس طرح گزریں گی۔ سب سے بہتر قبر سے کون باہر آئیں گے۔	۱۶
سورہ مریم — آیت ودّ کی مفصل تشریح	
سورہ طٰہٰ — وانی لغفار لمن تاب کی تفسیر	۱۹
رسول اللہ کا خداوند عالم سے دعا کرنا کہ علیؓ کو میرا وزیر بنا دے	
آیت اولو النہی کی تفسیر	
سورہ انبیاء — یونس بن متی نے علیؓ کی ولایت کا انکار کیا، خدا نے اس کو سزا کے طور پر مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا، دیگر واقعات	
ہر جمعہ کو شیعوں کے اعمال کا علیؓ کی خدمت میں پیش ہونا۔	
سورہ حج — بعض آیات کی تفسیر	
آل محمدؐ کی برکت سے ایک اندھی بوڑھی کی آنکھوں کا ٹھیک ہو جانا	

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مدظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

۱۱۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے:

خداوند قدوس نے قرآن میں سات افراد کے نام نازل کیے تھے قریش نے چھ نام حذف کر دیے اور ایک ابولہب کا نام چھوڑ دیا۔ [1]

۱۲۔ ابن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

میں مجلسوں کے ساتھ اُن کے حیام میں مسجد کوفہ میں تھا۔ وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم ایسے دے رہے تھے جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔ تو میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین کیا ایسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے ستر قریش اور ان کے آباؤ اجداد کے نام مٹا دیے گئے اور ابولہب کا نام اس لیے نہ مٹایا گیا تاکہ اس سے رسولِ خداؐ کو تکلیف پہنچائی جا سکے کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔ [2]

۱۳۔ ابوبصیر امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی:

من یطع اللہ ورسولہ ــ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ ــ فقد فاز فوزاً عظیماً [3]

۱۵۔ جناب مفضل امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جناب جبرائیل پیغمبر اسلامؐ پر یہ آیت یوں لے کر نازل ہوئے:

یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا ــ فی علی ــ نوراً مبیناً [4]

۱۶۔ عبداللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فیسی یوں نازل ہوئی تھی کہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات ــ فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم ــ فنسی۔ [5]

---

[1] رجال کشی ص۲۴ بحار الانوار جلد ۹۲ ص۵۴

[2] الغیبۃ للنعمانی ص۳۸

[3] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۲

[4] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۵۔ [5] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۶

شیعہ کا متبدہ تحریف قرآن

۱۔ جابر جعفی سے روایت ہے کہا میں نے ابو جعفر رحمۃ سے سنا فرماتے تھے کہ جھوٹے آدمی کے سوا کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ قرآن کریم اسی طرح جمع کیا گیا ہے جیسے کہ نازل ہوا تھا۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور بعد میں آنے والے ائمہ کے سوا کسی نے قرآن کو یاد کیا اور نہ جمع کیا۔" (کافی کلینی طبع ۱۲۷۸ھ ص ۵۳)

۲۔ "ابو بصیر روایت کرتے ہیں کہ میں ابو عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا۔ ہمارے یہاں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قرآن موجود ہے۔ میں نے عرض کیا مصحف فاطمہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ تمہارے قرآن سے تین گنا زائد ہے۔ بخدا اس میں تمہارے قرآن کا ایک لفظ بھی موجود نہیں۔" (کافی کلینی ص ۵۸)

کافی کلینی شیعہ کے یہاں اسی طرح مستند سمجھی جاتی ہے، جس طرح مسلمانوں کے نزدیک کتب حدیث میں صحیح بخاری، حالانکہ وہ ایسی کفریات سے لبریز ہے

امت مسلمہ کا عقیدہ

امت مسلمہ کا ہمیشہ سے یہ متفقہ عقیدہ و ایمان رہا ہے کہ قرآن پاک ایک مکمل و اکمل کتاب ہے۔ اس میں کمی و زیادتی کا کوئی ادنیٰ شبہ نہیں کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں نہ تو کوئی تغیر و تبدل کیا گیا ہے اور نہ قیامت تک ایسا ممکن ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ قرآن پاک بھی پہلی آسمانی کتب کی طرح تبدیلی اور تحریف سے محفوظ نہیں رہا تو یہ گویا دین اسلام کو باطل سمجھنا ہے کہ جس طرح باقی باطل ادیان کے پاس کوئی صحیح بنیاد موجود نہیں اسی طرح اسلام کی بھی کوئی بنیاد محفوظ نہیں۔

قرآن پاک کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک ہم نے اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" (الحجر: ۹)

القـــول

في البداء والمشية

أقول : في معنى البداء ما يقوله المسلمون بأجمعهم في النسخ وأمثاله : من الإفقار بعد الإغناء والإمراض بعد الإعفاء والإماتة بعد الإحياء ، وما يذهب إليه أهل العدل خاصة من الزيادة في الآجال والأرزاق والنقصان منها بالأعمال ، فأما إطلاق لفظ البداء فإنّما صرت إليه بالسمع الوارد عن الوسائط بين العباد وبين الله عز وجل ، ولو لم يرد به سمع أعلم صحته ما استجزت إطلاقه كما أنّه لو لم يرد عليٌّ سمع بأنّ الله تعالى يغضب ويرضى ويحب ويعجب لما أطلقت ذلك عليه سبحانه ، ولكنّه لما جاء السمع به صرت إليه على المعاني التي لا تأباها العقول ، وليس بيني وبين كافة المسلمين في هذا الباب خلاف ، وإنّما خالف من خالفهم في اللفظ دون ما سواه ، وقد أوضحت من علتي في إطلاقه بما يقصر معه الكلام ، وهذا مذهب الإمامية بأسرها ، وكل من فارقها في المذهب ينكره على ما وصفت من الإسم دون المعنى ولا يرضاه .

القـــول

في تأليف القرآن وما ذكر قوم من الزيادة فيه والنقصان

أقول : إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمة الهدى من آل محمد (ص) باختلاف القرآن وما أحدثه بعض الظالمين فيه من الحذف والنقصان ، فأما القول في التأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخر وتأخير المتقدّم ومن عرف الناسخ والمنسوخ والمكي والمدني لم يرتب بما ذكرناه .

وأما النقصان فإنّ العقول لا تحيله ولا تمنع من وقوعه ، وقد امتحنت مقالة من ادعاء وكلمت عليه المعتزلة وغيرهم طويلاً فلم أظفر منهم بحجة

تأمل قوله : (مستفيضة) بتحريف القرآن ؟
فهل الشيعة متمسكون بالنقل الاكبر بناء على هذا الكلام ؟

الاخبار ، فاللازم ، تحليلها سنداً ودلالة لا رمي القائل به بالخرافة .

السؤال الخامس : من هم القائلون بالتحريف وما هي أدلتهم؟ .

والجواب أن جماعة من المحدثين وحفظة الأخبار استظهروا التحريف بالنقيصة من الأخبار ، ولذلك ذهبوا الى التحريف بالنقصان .

وأولهم فيما أعلم علي بن ابراهيم في تفسيره ، فقد ورد فيه قال أبو الحسن علي بن ابراهيم الهاشمي القمي : « فالقرآن منه ناسخ ومنسوخ . . . ومنه منقطع ومنه معطوف ومنه حرف مكان حرف ومنه محرف ومنه على خلاف ما أنزل الله عز وجل ، ـ الى أن قال ـ : وأما ما هو محرف منه فهو قوله : ﴿ لكن الله يشهد بما أنزل إليك ﴾ في علي ، كذا أنزلت . ﴿ أنزله بعلمه والملائكة يشهدون ﴾[1] ، وقوله : ﴿ يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك ﴾ في علي ﴿ فإن لم تفعل فما بلغت رسالته ﴾[2] . وقوله : ﴿ إن الذين كفروا وظلموا ﴾ آل محمد حقهم ﴿ لم يكن الله ليغفر لهم ﴾[3] ﴿ وسيعلم الذين ظلموا ﴾ آل محمد حقهم ﴿ أيّ منقلب ينقلبون ﴾[4] ، وقوله : ﴿ ولو ترى ﴾ الذين ظلموا آل محمد حقهم ﴿ في غمرات الموت ﴾[5] ، ومثله كثير نذكره في مواضعه[6] ، انتهى المقصود من كلامه ، ويظهر ذلك من الكليني حيث روى الأحاديث الظاهرة في ذلك ولم يعلق شيئاً عليها ، وذهب السيد الجزائري الى التحريف في شرحيه على التهذيبين وأطال البحث في ذلك في رسالة سماها ـ منبع الحياة ـ .

(١) سورة النساء ، الآية : ١٦٦ .
(٢) سورة المائدة ، الآية : ٧٠ .
(٣) سورة النساء ، الآية : ١٦٧ .
(٤) سورة الشعراء ، الآية : ٢٢٧ .
(٥) سورة الأنعام ، الآية : ٩٣ وهي ﴿ ولو ترى إذ الظالمون في غمرات الموت ﴾ .
(٦) تفسير القمي : ج١ ص٩ ـ ١٠ ـ ١١ .

يعترف آية الله العظمى الاصفهاني بأن إمام المفسرين القمي وامام المحدثين الكليني عقيدتهم القول بتحريف القرآن .

هذا إمامهم المقدم علامتهم المبجل : البحراني ، يذكر وبكل صراحة
أن القرآن الموجود الآن (محرف ومبدل) ويجادل ويناقش من يقول بخلافه !!

لم يمت حتى يدرك القائم (عج) وإن قاله مئة مرة قضى الله له ستين حاجة: ثلاثين من حاجات الدنيا وثلاثين من حاجات الآخرة.

الرابع: أن يقرأ سورة **الرحمٰن** بعد فريضة الصبح فيقول بعد: **فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ: لا بِشَيءٍ مِنْ آلائِكَ رَبِّ أُكَذِّب.**

الخامس: قال الشيخ الطوسي رحمه الله: من المسنون بعد فريضة الصبح يوم الجمعة أن يقرأ التوحيد مئة مرة، ويصلّي على محمد وآل محمد مئة مرة، ويستغفر مئة مرة، ويقرأ سور **النساء وهود والكهف والصّافات والرحمٰن.**

السادس: أن يقرأ سورة **الأحقاف والمؤمنون**، فعن الصادق (ع) أنه قال: «من قرأ كل ليلة من ليالي الجمعة أو كل يوم من أيامها سورة **الأحقاف** لم يصبه الله بروْعة في الحياة الدنيا، وأمّنه من فزع يوم القيامة إن شاء الله». وقال أيضاً: «من قرأ سورة **المؤمنون** ختم الله له بالسعادة إذا كان يدمن قراءتها في كل جمعة وكان منزله الفردوس الأعلى مع النبيّين والمرسلين».

السابع: أن يقرأ سورة **قل يا أيها الكافرون** قبل طلوع الشمس عشر مرات، ثم يدعو ليُستجاب دعاؤه، وروي أن الإمام زين العابدين عليه السّلام كان إذا أصبح الصباح يوم الجمعة أخذ في قراءة آية **الكرسي** إلى الظهر، ثم إذا فرغ من الصلاة أخذ في قراءة سورة إنّا أنزلناه، واعلم أن لقراءة آية **الكرسي** على التنزيل[1] في يوم الجمعة فضلاً كثيراً.

الثامن: أن يغتسل وذلك من (وكيد) آكيد السنن... وروي عن النبي صلّى الله عليه وآله أنه قال لعليّ عليه السّلام: «يا علي اغتسل في كل جمعة ولو أنك تشتري الماء بقوت يومك وتطويه، فإنه ليس شيء من التطوع أعظم منه». وعن الصّادق صلوات الله وسلامه عليه أنه قال: «من اغتسل يوم الجمعة فقال: **أَشْهَدُ**

---

(١) قال العلامة المجلسي: آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني هي: ﴿اللَّهُ لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ مَنْ ذَا الَّذِي... إلى.. هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾.

فهل هذه آية الكرسي التي انزلها الله ؟ كمايقول هذا (على التنزيل) ام ان قرآنهم ليس هو قرآن المسلمين الذي انزله الله على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم !!

قراءة أبيّ .

٢٨ ـ عليّ بن الحكم ، عن هشام بن سالم ، عن ابي عبدالله عليه السلام قال : إنّ

الحديث الثامن و العشرون : موثق ، و في بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم ، فالخبر صحيح ولا يخفى ان هذا الخبر و كثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن و تغييره ، و عندي انّ الاخبار في هذا الباب متواترة معنى ، و طرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الاخبار رأساً بل ظني ان الاخبار في هذا الباب لا يقصر عن اخبار الامامة فكيف يثبتونها بالخبر .

فان قيل : انّه يوجب رفع الاعتماد على القرآن لانّه إذا ثبت تحريفه ففي كلّ اية يحتمل ذلك و تجويزهم عليهم السلام على قراءة هذا القرآن و العمل به متواتر معلوم ان لم ينقل من أحد من الاصحاب ان أحداً من ائمتنا اعطاه قرانا أو علّمه قراءة ، و هذا ظاهر لمن تتبع الاخبار ، و لعمري كيف يجترؤن على التكلفات الركيكة في تلك الأخبار مثل ما قيل في هذا الخبر ان الايات الزايدة عبادة عن الاخبار القدسية أو كانت التجزية بالايات اكثر و في خبر لم يكن ان الاسماء كانت مكتوبة على الهامش على سبيل التفسير والله تعالى يعلم و قال السيّد حيدر الاملي في تفسيره اكثر القراء ذهبوا إلى انّ سور القرآن بأسرها ماءة و أربعة عشر سورة و إلى انّ آياته ستة الاف و ستمائة و ست و ستون اية و الى انّ كلماته سبعة و سبعون الفا و اربعمائة و سبع و ثلاثون كلمة ، و الى ان حروفه ثلاثمائة الف و اثنان و عشرون الفا و ستمائة و سبعون حرفا و الى ان فتحاته ثلاثة و تسعون الفا و ماءتان و ثلاثة و اربعون فتحة ، و الى ان ضمّاته اربعون الفا و ثمان مائة و أربع ضمّات و الى ان كسراته تسع و ثلاثون الفاً و خمسمائة وستة و ثمانون كسرة ، و الى ان تشديداته تسعة عشر الفا و مائتان و ثلاثه و خمسون تشديدة ، و الى ان مدّاته الف و سبعمأة و أحد و سبعون مدّه و الى انّ همزاته ثلاث الاف ومائتان و ثلاث و سبعون همزة

مجدث الشيعة ومحققهم (المجلسي)
يصحح روايات التحريف ؛ في شرحه على الكافي اصح كتاب عند الشيعة

عمر الحلبيّ، عن أبي بصير قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام فقلت له : جعلت فداك إنّي أسألك عن مسألة ، ههنا أحدٌ يسمع كلامي[١] ؟ قال : فرفع أبو عبدالله عليه السلام ستراً بينه وبين بيت آخر فأطلع فيه ثمّ قال: يا أباعمّد سل عمّا بدا لك ، قال : قلت : جعلت فداك إنّ شيعتك يتحدّثون أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله علّم عليّاً عليه السلام باباً يفتح له منه ألف باب ؟ قال : فقال: يا أباعمّد علّم رسول الله صلى الله عليه وآله عليّاً عليه السلام ألف باب يفتح من كلّ باب ألف باب قال : قلت : هذا والله العلم قال : فنكت ساعة في الأرض ثمّ قال: إنّه لعلم وما هو بذاك .

قال : ثمّ قال : يا أبا محمّد ! وإنّ عندنا الجامعة وما يدريهم ما الجامعة ؟ قال : قلت: جعلت فداك وما الجامعة ؟ قال : صحيفة طولها سبعون ذراعاً بذراع رسول الله صلى الله عليه وآله وإملائه[٢] من فلق فيه وخطّ عليّ بيمينه ، فيها كلّ حلال وحرام وكلّ شيء يحتاج الناس إليه حتّى الأرش في الخدش وضرب بيده إليّ فقال : تأذن لي[٣] يا أبا محمّد ؟ قال : قلت : جعلت فداك إنّما أنا لك فاصنع ما شئت ، قال : فغمزني بيده وقال : حتّى أرش هذا ـ كأنّه مغضب ـ قال : قلت: هذا والله العلم[٤] قال : إنّه لعلم وليس بذاك .

ثمّ سكت ساعة ، ثمّ قال : وإنّ عندنا الجفر وما يدريهم ما الجفر؟ قال قلت : وما الجفر ؟قال : وعاء من أدم فيه علم النبيّين والوصيّين ، وعلم العلماء الّذين مضوا من بني إسرائيل ، قال قلت : إنّ هذا هو العلم ، قال : إنّه لعلم وليس بذاك .

ثمّ سكت ساعة ثمّ قال : وإنّ عندنا لمصحف فاطمة عليها السلام وما يدريهم ما مصحف فاطمة عليها السلام ؟ قال: قلت : وما مصحف فاطمة عليها السلام ؟ قال : مصحف فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرّات،والله ما فيه من قرآنكم حرفٌ واحدٌ، قال : قلت : هذا والله العلم قال : إنّه لعلم وماهو بذاك .

(١) استفهام فيه به على أن مسؤوله امر ينبغي صونه عن الاجنبي . (في)
(٢) على المصدر والاضافة والضمير للرسول عطف على الظرف مسامحة أو في الكلام حذف أي كتب بإملائه . من فلق فيه أي شق فمه . (في)
(٣) تأذن لي أي في غمزي اياك بيدي حتى تجد الوجع في يدك . والارش الدية . (في)
(٤) يحتمل الاستفهام والحكم،وليس بذاك أي ليس بالعلم الخاص الذي هو أشرف علومنا (في)

عند الشيعة هذا المصحف الذي هو ثلاثة اضعاف قرآن المسلمين ، ليس فيه حرف مما في القرآن !!

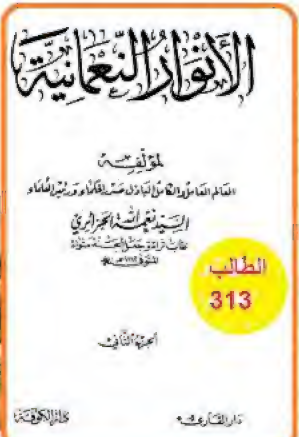

يعني ... له فلم لا يجوز خروج مثل هذا
الكلام من ا ... ا اشارة الى ما نقلنا عن بعضهم
من قوله ليس ... ن هذا هو الالحاد المحض والكفر
الصريح وقد ...

الاول ... القرائت بواحدة من القرائات
السبع المتواتر ...
قدس الله ر ...
الرسالة: وام ...
فان الكل من ...
على اهل هذ ...
الالهي وكذا ...
ولنذكرها هنا ... ن وجوه.

الاول ... في تواترها عن القراء وذلك ان اهل القرائة نقلوا انه قد كان لكل قار راويان يرويان عنه القرائة وربما اختلفوا في الرواية عنه كثيراً نعم قد اشتهرت رواية الرأيين في الاعصار المستقبلة وبلغت حدّ التواتر مع ان من شروطه استواء الطبقات كلها في وجود التواتر.

الثاني سلّمنا تواترها عن اربابها لكنه لا يجدي نفعاً وذلك انهم آحاد من مخالفينا قد استبدوا بهذه القرائة وتصرفوا فيها وجعلوها فناً لهم كما جعل سيبويه والخليل النحو فناً لهما وتصرفوا فيه على مقتضى عقولهم، وفرقوا في مسائل المذاهب ومن هذا ترى القراء لم يسندوا قراءتهم الى اهل البيت عليهم السلام وربما اسندوها في بعض الاوقات اليهم لكن يكون من باب ان جاءكم فاسق بنبأ الاية.

الثالث ان تسليم تواترها عن الوحي الالهي وكون الكل قد نزل به الروح الامين يفضي الى طرح الاخبار المستفيضة بل المتواترة الدالة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاماً ومادة واعراباً مع ان اصحابنا رضوان الله عليهم قد اطبقوا على صحتها والتصديق بها نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي وحكموا بأن ما بين دفتي هذا المصحف هو القرآن المنزل لا غير ولم يقع فيه تحريف ولا تبديل ومن هنا ضبط شيخنا الطبرسي (ره) آيات القرآن واجزائه فروى عن النبي صلى الله عليه وآله ان جميع سور القرآن مأة واربع عشرة سورة وجميع آيات القرآن ستة آلاف ية ومائتا آية وستة وثلاثون آية وجميع حروف القرآن ثلثمائة الف حرف واحدى وعشرون الف حرف ومائتان وخمسون حرفا.

هل يقول مسلم بأن في القرآن آيات سخيفة ؟ !
(الوثيقة للطبرسي وهو من أكبر علماء الشيعة)

كتاب الله سبحانه أمرني رسول الله (ص) أن أعرضه اليكم لقيام الحجة عليكم يوم العرض بين يدي الله تعالى فقال له فرعون هذه الامة ونمرودها لسنا محتاجين الى قرآنك فقال لقد أخبرني حبيبي محمد (ص) بقولك هذا وانما أردت بذلك القاء الحجة عليكم فرجع امير المؤمنين (ع) به الى منزله وهو يقول لا اله الا أنت وحدك لا شريك لك لاراد لما سبق في علمك ولا مانع لما اقتضته حكمتك فكن أنت الشاهد لي عليهم يوم العرض عليك فنادى ابن ابي قحافة بالمسلمين وقال لهم كل من عنده قرآن من آية أو سورة فليأت بها فجاءه أبو عبيدة ابن الجراح وعثمان وسعد ابن ابي وقاص ومعاوية ابن ابي سفيان وعبدالرحمن بن عوف وطلحة بن عبدالله وابو سعيد الخدري وحسان ابن ثابت وجماعات المسلمين وجمعوا هذا القرآن وأسقطوا ما كان فيه من المثالب التي صدرت منهم بعد وفاة سيد المرسلين فلهذا ترى الآيات غيرمرتبطة والقرآن الذي جمعه امير المؤمنين (ع) بخطه محفوظ عند صاحب الامر (ع) فيه كل شيء حتى ارش الخدش وأما هذا القرآن فلا شك ولا شبهة وانما كلام الله سبحانه هكذا صدر عن صاحب الامر (ع) قال الشيخ الفاضل علي ابن فاضل ونقلت عن السيد شمس الدين حفظه الله مسائل كثيرة تنوف على تسعين مسألة وهي عندي جمعتها في مجلد وسميتها بالفوائد الشمسية ولا أطلع عليها الا الخاصة من المؤمنين وستراه انشاء الله فلما كانت الجمعة الثانية وهي الوسطى من جمع الشهر وفرغنا من الصلاة وجلس السيد سلمه الله في مجلس الافادة للمؤمنين واذا أنا اسمع هرجا ومرجا وجزلة عظيمة خارج المسجد فسألت من السيد عما سمعته فقال لي ان امراء عسكرنا يركبون في كل جمعة من وسط كل شهر وينتظرون الفرج فاستأذنته في النظر اليهم فاذن

هكذا يصر علماء الشيعة على أن القرآن الذي بين أيدي المسلمين اليوم ليس هو الذي انزله الله على نبيه صلى الله عليه وسلم ، والدليل أن الآيات في مصحف المسلمين اليوم غير مرتبطة !!

وأشفقن منها، وحملها الإنسان الأوّل[١] إنّه كان ظلوماً جهولاً.[٢] كذا في تفسير عليّ بن إبراهيم قدس الله روحه،[٣] فالمراد من الولاية كونه والياً، أي حاكماً. «بخطه».

معنى الإيمان والكفر: الاعتراف والجحود. «عنوان».

قوله: (بالنذر) [ح ١٠٩٢/٥] أي عهد يوم الميثاق. «بخطه».

قال: (هم الأئمّة عليهم السلام) [ح ١٠٩٤/٧] المودّة في القربى هم الأئمّة عليهم السلام. «عنوان».

قوله: (هكذا نزلت) [ح ١٠٩٥/٨] إسقاط بعض القرآن. «عنوان».

قوله: (ولم يجُز طاعتهم) [ح ١٠٩٧/١٠] أي لم يتخلّف عن طاعتهم. «بخطه».

● **قوله: (أصحابهم وأهل ولايتهم)** [ح ١١٠١/١٤] يعني: هم أخذوا الأمر بالمكر والغصب، ثمّ تبعهم حصلوا لهم شرعاً من كتاب الله تعالى. «م ن».

● **قوله: (﴿لتركبنّ طبقاً عن طبق﴾)** [ح ١١٠٤/١٧] أي مذهباً بعد مذهب. تفسير عليّ بن إبراهيم[٤]. «بخطه».

قوله: (قال: من بلغ أن يكون إماماً) إلخ [ح ١١٠٨/٢١] استنباط القرآن من الأحكام[٥] شغلي وشغل أوصيائي. «عنوان».

قوله: (هكذا والله أُنزلت) إلخ [ح ١١١٠/٢٣] إسقاط بعض القرآن. «عنوان».

قوله: (في عليّ) [ح ١١١٢/٢٥] في ولايته. «بخطه».

مواضع من إسقاط القرآن. «عنوان».

قوله: (قال: ولايتهم) [ح ١١١٧/٣٠] أي الخلفاء الجائرين. «بخطه».

نسخة بدل: قال ولاية شَبَويّة. «بخطه». شَبَوَةٌ: العقرب، وتَدْخُلُها أل. «ق».[٦] النسبة

---

١. في المصدر بدل «الأوّل»، «أي فلان».

٢. نقلها عنه المولى صالح المازندرانيّ في شرحه، ج ٧، ص ٥٢.

٣. تفسير عليّ بن إبراهيم، ج ٢، ص ١٩٨.

٤. تفسير عليّ بن إبراهيم، ج ٢، ص ٤١٣.

٥. الصواب: استنباط الأحكام من القرآن. وفي النسخة كتب عليها لفظة «كذا».

٦. القاموس، ج ٤، ص ٥٠٨ (شبا).

كتيبة درع الاسلام

من وغر صدور القوم ، و بغضهم لله و لرسوله و لأهل بيت نبيّه صلى الله عليه وآله ، فانطلقوا بأجمعكم إلى الرّجل فعرّفوه ما سمعتم من قول رسولكم صلى الله عليه وآله ليكون ذلك أوكد للحجّة ، و أبلغ للعذر ، و أبعد لهم من رسول الله صلّى الله عليه و آله و سلّم إذا وردوا عليه .

فسار القوم حتّى أحدقوا بمنبر رسول الله صلى الله عليه وآله و كان يوم الجمعة ، فلمّا صعد أبوبكر المنبر قال المهاجرون للأنصار تقدّموا فتكلّموا ، و قال الأنصار للمهاجرين بل تكلّموا أنتم ! فإنّ الله عزّ و جلّ أدناكم في كتابه إذ قال الله « لقد تاب الله بالنّبي على المهاجرين و الأنصار » قال أبان : فقلت له : يا ابن رسول الله إنّ العامّة لا تقرأ كما عندك ، فقال : و كيف تقرء يا أبان ؟ قال : قلت : إنّها تقرء « لقد تاب الله على النبيّ والمهاجرين و الأنصار » (١) فقال : ويلهم وأي ذنب كان لرسول الله صلى الله عليه وآله حتّى تاب الله عليه منه ، إنّما تاب الله به على أمّته .

فأوّل من تكلّم به خال[illegible] الأنصار ، و روى أنهم كانوا [illegible] بكر و هم يومئذ أعلام مسجد

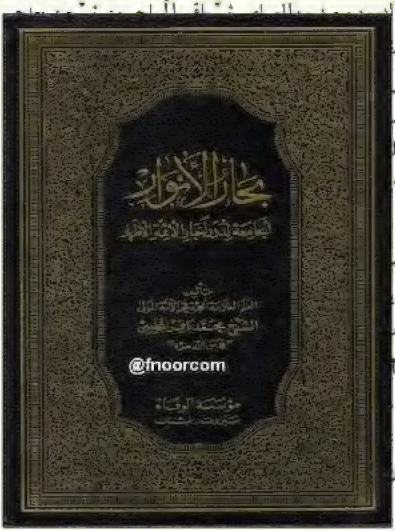

الادعوتهم الى نفسك و مشيت الـ
رسول الله فلم يجبك منهم الا أ
(١) براءة : ١١٧ .
(٢) قال ابن الاثير في أ
مناف بن قصي القرشي الاموي
بعثه رسول الله عاملا على صدقا
و هو عليها و لم يزل خالد و أ
حتى توفي رسول الله فرجعوا
بالعمل من عمال رسول الله اد
لاحد بعد رسول الله أبداً . كار

كما موضع القرآن في مواضع كثيرة الى غير ذلك من القرائن التي يجدها المتأمل الذ
بهذا المعنى هو الشائع في كلمات الامامية وحديث ان السنة الخاصة تخصص
في بعض القرآن وعدم بهذا اللفظ وتقدم في المقدمة الثالثة ذكر الكتب ال
من المقدمة والتعبير بكتاب التحريف او بكتاب التحريف والابدال وامثاله
كان من بنائهم الكتاب ان المأمول من
من اهل الكتاب لقوله قبل ذلك كل انما قد دفع الله عنهم علم الكتاب حين بنى
نوليه وكان من بنائهم الخ وقوله بعد شرحه لذلك ثم ان لعرضا شاهم من هذا
الكتاب حرفوا حذفه ثم ان الظاهر من الفقرتين ان علماء اليهود والنصارى وعلماء العامة
بعض فطرتهم لم يرتكبوا الاصوات الحسنة والالحان الشجية والمحافظة على الاداب المذكورة في علم القرآن
والواجبات والمستحبات المضطلع عليها بينهم والمداومة على حفظها وحرفوا حذفه فجعلوا لهم بدلا منها
عقولهم من غير استناد في معرفة احكامه حلالا وحراما الى اهل الذكر المأمور بالرجوع اليهم في ذلك
هذا لا ينكر ولم يدع الخبر ولا اشار الى كون المراد من التحريف في سائر الاخبار غير المعنى
الذي يحرف به القرآن او الايات او الحرف فيه هذا الخبر في القرآن ولا يجتمع اختلاف مفاد
الاخبار بين حمل الظهور ولا منافاة بينها توجب في ابدا من احدها والحرفون فيها الخلفاء وعلماء
العامة واشرنا الى الخبر فصلنا مع ان عدم كونه مضارا للمأمول بنده تعريف الثورية والاجمال ما قام عليه
الضرورة وجعله مضارا في المقام يوجب التفكيك المستهجن فيه بل صرف الاخبار المذكورة الصريحة بعضها
على المعنى المتقدم هذا الخبر الضعيف المبني على الشبهة المقولة في اخره ولولا ان يذهب الظن على
كل من اشتبه من الحق عظمها ولشرف ذلك اشتبه من الحق كثيرها ولكن الخ وظاهر الخبر ان الحق
المكتوم هو ثبات الامر المنكر لا الامر المحرف المخرج من الاستناد فالدليل اخص
عشر الاخبار الواردة في الموارد المخصوصة من القرآن الدالة على تغيير بعض الكلمات او الايات او الحرف
بما يغير المعنى المقصود وهو كثير جدا حتى قال السيد نعمة الله الجزائري بعض هذه الاخبار حد التواتر
الاخبار الدالة على ان للقرآن بطونا على الترجيح بحيث ادعى استفاضتها بل تواترها كالشيخ المحقق البهائي
المجلسي وغيرهم بل الشيخ في اول تفسيره البرهان بل ادعى تواتر معانيها جماعة منهم بل ذكر غير واحد

www.fnoor.com

المَلِك،[1]

٦٣٤/٢ ٢٨/٣٥٩٦ . مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرْقَدٍ[2] وَ الْمُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، قَالَا:

كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ مَعَنَا رَبِيعَةُ الرَّأْيِ، فَذَكَرْنَا[3] فَضْلَ[4] الْقُرْآنِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَتِنَا، فَهُوَ ضَالٌّ، فَقَالَ رَبِيعَةُ ضَالٌّ[5] فَقَالَ: نَعَمْ، ضَالٌّ[6]. ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «أَمَّا نَحْنُ، فَنَقْرَأُ[7] عَلَى قِرَاءَةِ أُبَيٍّ[8]».

٢٩/٣٥٩٧ . عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ[9]، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ[10]،

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: «إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى[11] مُحَمَّدٍ[12] صلى الله عليه وآله

سَبْعَةَ آلَافِ[1] آيَةٍ[2].

تَمَّ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ بِمَنِّهِ وَ جُودِهِ، وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ الْعِشْرَةِ[3].

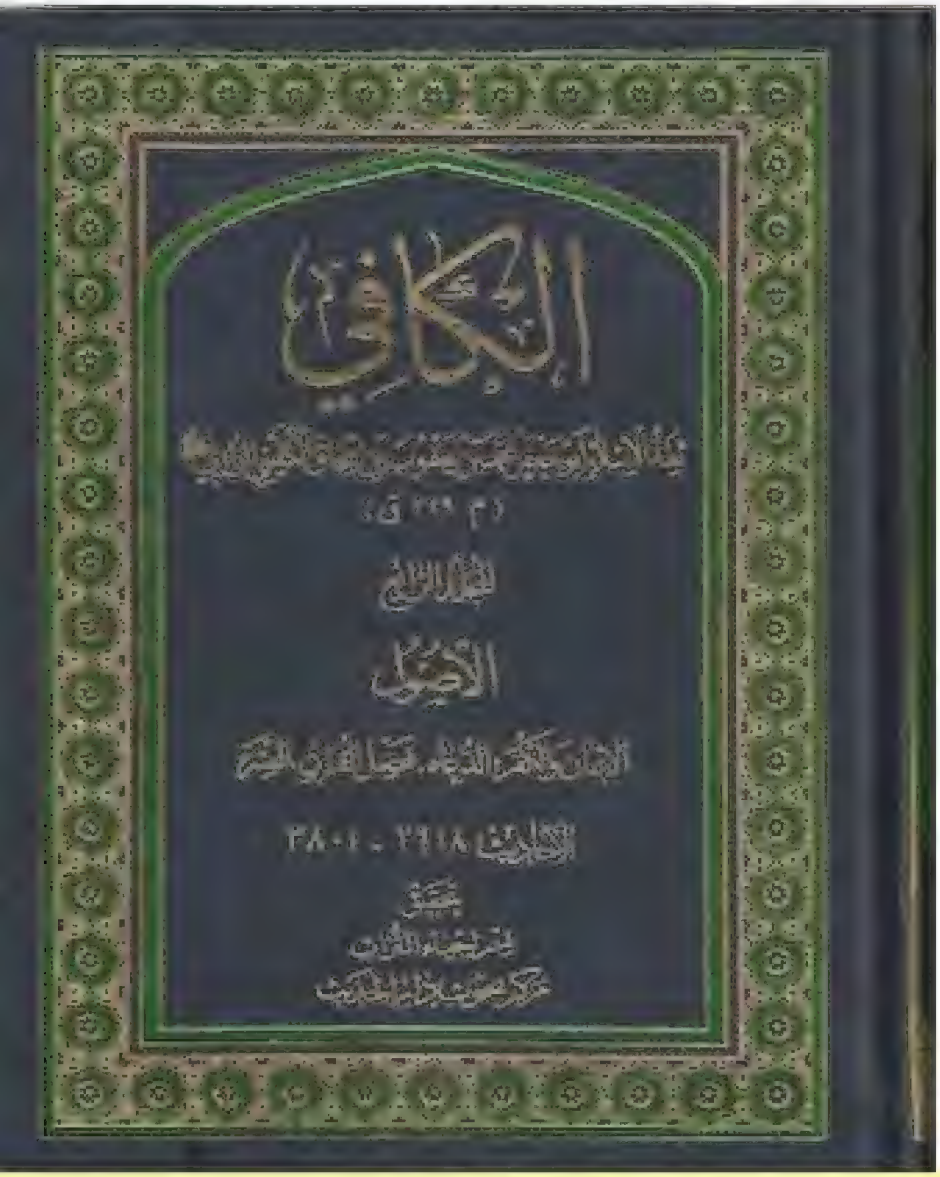

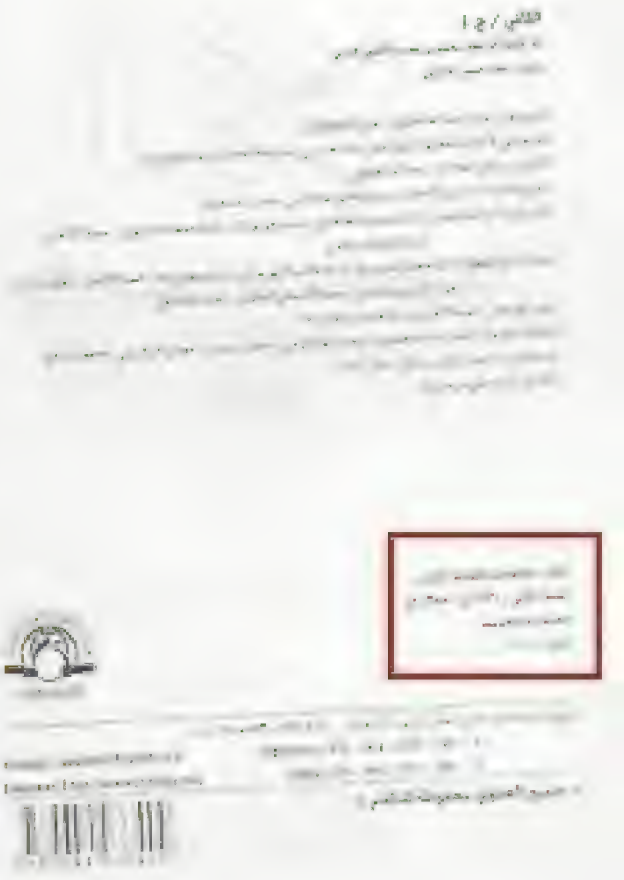

حضرت صادق (ع) فرمود: قرآنیٰ که جبرئیل برایٰ محمد صلي الله عليه واله وسلم آورد هفت هزار آیه بوده است

أبو الفتح الحفار[1] بالإسناد عن جابر وابن عباس أنه سأل النبيّ ﷺ عن قوله تعالى : ﴿ وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة وأجراً عظيماً ﴾ [الفتح : ٢٩] قال : « إذا كان يوم القيامة عقد لواء من نور أبيض ، وتنادى مناد ليقم سيد المؤمنين ومعه الذين آمنوا بعد بعث محمد ﷺ ، فيقوم عليّ فيعطى لواء من النور الأبيض بيده ، تحته جميع السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار ، لا يخالطهم غيرهم حتى يجلس على منبر من نور رب العزة » الخبر .

المتقي في الكمال عن ابن طاطبا قال النبيّ ﷺ : « آدم ومن دونه تحت لوائي يوم القيامة ، فإذا حكم الله بين العباد أخذ أمير المؤمنين اللواء وهو على ناقة من نوق الجنة ينادي لا إله إلاّ الله محمد رسول الله ، والخلق تحت اللواء إلى أن يدخلوا الجنة » . اعتقاد أهل السنة جابر بن سمرة قال : يا رسول الله من يحمل رايتك يوم القيامة ؟ قال : « ومن عسى يحملها يوم القيامة إلا من كان يحملها في الدنيا عليّ بن أبي طالب » .

الأربعين عن الخطيب والفضائل عن أحمد في خبر قال النبيّ ﷺ : « آدم وجميع خلق الله يستظلون بظل لواي يوم القيامة ، طوله مسيرة ألف سنة ، سنانه ياقوتة حمراء ، قضيبه فضة بيضاء ، زجه درة خضراء : له ثلاث ذوائب من در ؛ ذؤابة في المشرق وذؤابة في المغرب والثالثة وسط الدنيا مكتوب عليه ثلاثة أسطر : الأول (بسم الله الرحمن الرحيم) والثاني (الحمد لله رب العالمين) والثالث (لا إله إلا الله محمد رسول الله) طول كل سطر مسيرة ألف سنة ، وعرضه مسيرة ألف سنة ، وتسير بلواي - يعني عليّاً - والحسن عن يمينك والحسين عن يسارك ، ثم تقف بيني وبين إبراهيم في ظل العرش ، ثم تكسى حلة خضراء من الجنة ، ثم ينادي مناد من تحت العرش : نعم الأب أبوك إبراهيم ونعم الأخ أخوك عليّ » .

وأخبرني أبو الرضى الحسيني الراوندي[2] بإسناده عن النبيّ ﷺ : « إذا كان

(١) أبو الفتح الحفار : هو هلال بن محمد بن جعفر بن سعدان الحفار ، محدث ، من أهل بغداد . سمع منه أبو بكر البيهقي والخطيب البغدادي توفي في ٣ صفر ٤١٤ هـ . من آثاره : جزء في الحديث .
(معجم المؤلفين ١٣/١٥١)

(٢) أبو الرضا الراوندي : هو السيد الأجل فضل الله بن علي بن عبيد الله الحسني الراوندي الكاشاني ، أستاذ أئمة عصره ، له مصنفات فائقة نافعة كضوء الشهاب وترجمة العلوي للطب الرضوي للشفف .
(الكنى والألقاب ٢/٤٣٥)

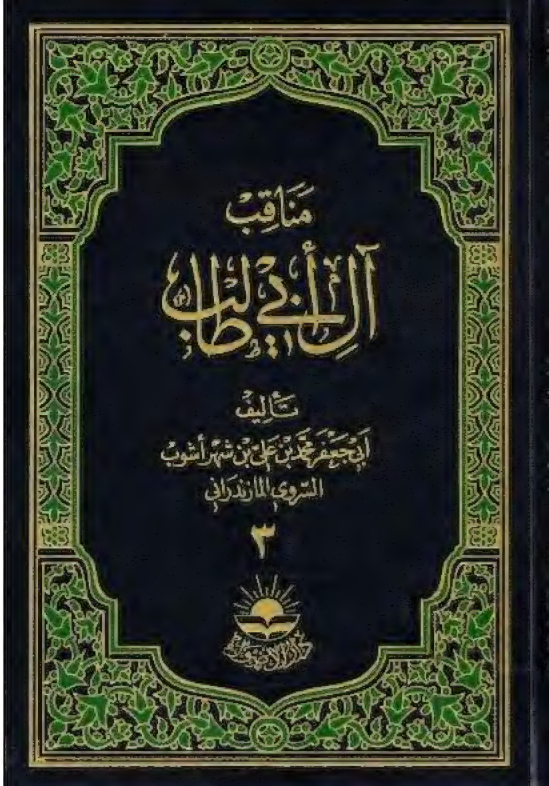

نور فيما يختص بالصلوة .....(٢٤٧)

والظاهر ان هذا القول انما صدر منهم لاجل مصالح كثيرة منها سدّ باب الطعن عليها بأنه اذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده واحكامه مع جواز لحوق التحريف لها، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الاعلام رووا في مؤلفاتهم اخبارا كثيرة تشتمل على وقوع تلك الامور في القرآن وان الاية هكذا انزلت ثم غيرت الى هذا.

الرابع انه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء انهم قالوا ليس المراد بتواتر السبع والعشر ان كل ما ورد من هذه القراءات متواتر بل المراد انحصار المتواتر الان فيما نقل من هذه القرائة فان بعض ما نقل عن السبعة شاذ فضلاً عن غيرهم فاذا اعترف القراء بمثل هذا فكيف ساغ لنا الحكم على هذه القراءات كلها بالتواتر كما قاله العلامة في كتاب المنتهى وكيف ظهرت لنا القرائة المتواترة حتى نقرأ بها في الصلوة، وكيف حكمنا بأن الكل قد نزل به الروح فان هذا القول منهم رجوع عن التواتر.

الخامس انه قد استفاض في الاخبار ان القرآن كما انزل لم يؤلفه الا امير المؤمنين عليه السلام بوصية من النبي صلى الله عليه وآله فبقي بعد موته ستة اشهر مشتغلاً بجمعه فلما جمعه كما انزل اتى به الى المتخلفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لهم هذا كتاب الله كما انزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا اليك ولا الى قرآنك عندنا قرآن كتبه عثمان فقال لهم علي عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه احد حتى يظهر ولدي المهدي عليه السلام وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خال من التحريف وذلك ان عثمان قد كان من كتّاب الوحي لمصلحة رآها صلى الله عليه وآله وهي ان لا يكذبوه في امر القرآن بأن يقولوا انه مفترى او انه لم ينزل به الروح الامين، كما قاله اسلافهم بل قالوا هم ايضاً وكذلك جعل معاوية من الكتّاب قبل موته بستة اشهر لمثل هذه المصلحة ايضاً وعثمان

٢٧ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبد الله بن فرقد والمعلّى بن خنيس قالا : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام ومعنا ربيعة الرّأي فذكرنا فضل القرآن فقال أبو عبد الله عليه السلام : إن كان ابن مسعود لايقرأ على قراءتنا فهو ضالّ ، فقال ربيعة: ضالٌ ؟ فقال : نعم ضالٌ ، ثمّ قال أبو عبدالله عليه السلام : أمّا نحن فنقرأ على قراءة أُبيّ [١].

٢٨ ـ عليّ بن الحكم ، عن هشام بن سالم [٢] ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ القرآن الّذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمد صلى الله عليه وآله سبعة عشر ألف آية [٣].

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده

[ويتلوه كتاب العشرة]

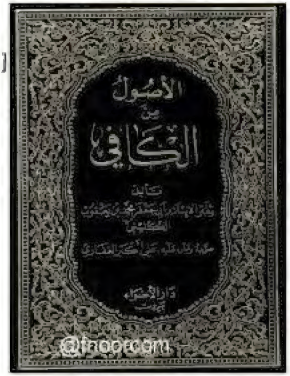

(١) يدل على أن قراءة ابى بن كعب أصح القراءات عندهم عليهم السلام .

(٢) في بعض النسخ [هارون بن مسلم] مكان هشام .

(٣) قداشتهرالیوم بین الناس أن القرآن ستة آلاف وستمائة وستوستون آية و روى الطبرسي (ره) في المجمع عن النبي صلى الله عليه و آله أن القرآن ستة آلاف و مائتان و ثلاث وستون آية . ولعل الاختلاف من قبل تحديد الايات .

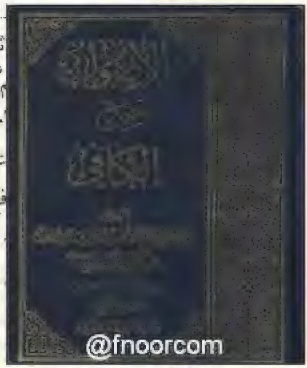

ثمّ اندفع فيه بالسريانيّة فلا والله [١] ما رأينا قسّاً
ثمّ فسّره لنا بالعربيّة، فقال: كان يقول في سجوده:
حجري [٢]، أتراك معذّبي وقد عفّرت لك في التراب
ت لك المعاصي، أتراك معذّبي وقد أسهرت لك ليلي»
فع رأسك فانّي غير معذّبك، قال: فقال: إن قلت:
عبدك وأنت ربّي؟ [قال]: فأوحى الله إليه أن ارفع
إذا وعدت وعداً وفيت به.

﴿ باب ﴾

☆(انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم يعلمون علمه كله)☆

١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن محبوب، عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: ما ادّعى أحدٌ من الناس أنّه جمع القرآن كلّه كما أُنزل إلّا كذّاب. وما جمعه وحفظه كما نزّله الله تعالى إلّا عليّ بن أبي طالب عليه السلام والأئمّة من بعده عليهم السلام.

٢ ـ محمّد بن الحسين، عن محمّد بن الحسن، عن محمّد بن سنان، عن عمّار بن مروان عن المنخل [٤]، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال: ما يستطيع أحدٌ أن يدّعي أنّ عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الأوصياء [٥].

---

(١) اندفع فيه أى شرع. و فلا والله > في بعض النسخ [فوالله].

(٢) القس بالفتح رئيس النصارى في العلم كالقسيس. والجاثليق يكون فوقه و يطلق على قاضيهم. (في).

(٣) الهاجرة: نصف النهار حين يسكن الناس في بيوتهم كأنهم قد تهاجروا شدة الحر. (في)

(٤) المنخل بضم الميم وفتح النون وتشديد المعجمة المفتوحة وربما يقرء منخل بسكون النون وتخفيف الخاء. (آت)

(٥) قوله عليه السلام ان عنده القرآن كله الخ> الجملة وإن كانت ظاهرة في لفظ القرآن و مشعرة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله: ظاهره و باطنه يفيد أن المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم العادي و معانيه المستبطنة على الفهم العادي وكذا قوله في الرواية السابقة: «وما جمعه وحفظه الخ» حيث قيد الجمع بالحفظ فافهم (الطباطبائي).

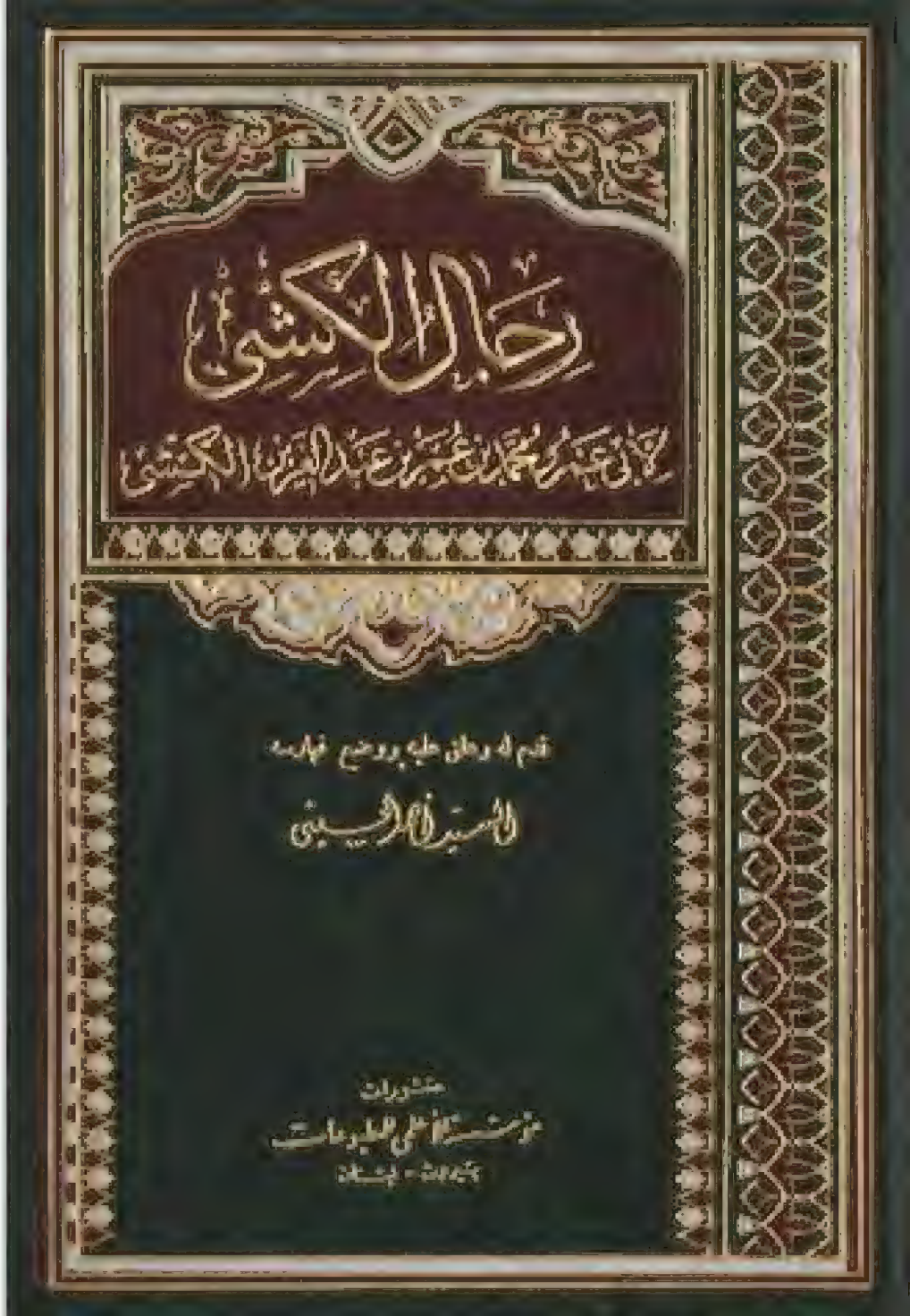

وأرسلهما في اللعنة وأركسهما في الفتنة ركساً، يزعم ابن بابا أني بعثته نبياً وأنه باب عليه لعنة الله سخر منه الشيطان فأغواه، فلعن الله من قبل منه ذلك. يا محمد إن قدرت أن تخدش رأسه بالحجر فافعل، فإنه قد آذاني آذاه الله في الدنيا والآخرة.

قال أبو عمرو: وقالت فرقة بتبرة محمد بن نصير الفهري النميري، وذلك أنه ادعى أنه نبي رسول وأن علي بن محمد العسكري عليه السلام أرسله، وكان يقول بالتناسخ والغلو في أبي الحسن عليه السلام ويقول فيه بالربوبية ويقول بإباحة المحارم ويحلل نكاح الرجال بعضهم بعضاً في أدبارهم ويقول: إنه من الفاعل والمفعول به أحد الشهوات والطيبات وإن الله لم يحرم شيئاً من ذلك. وكان محمد بن موسى بن الحسن بن فرات يقوي أسبابه ويعضده، وذكر أنه رأى بعض الناس محمد بن نصير ميتاً وغلام له على ظهره، فرآه على ذلك فقال: إن هذا من الذلات وهو من التواضع فله وترك التجبر، وافترق الناس فيه بعده فرقاً[1].

٣٨٤ و٣٨٥ و٣٨٦ – موسى السوائق ومحمد بن موسى الشريقي وعلي ابن حسكة[2]

قال نصر بن الصباح: موسى السوائق له أصحاب علياوية يقعون في السيد محمد رسول الله، وعلي بن حسكة الحواري القمي كان أستاذ القاسم الشعراني اليقطيني، وابن بابا ومحمد بن موسى الشريقي كانا من تلامذة علي بن حسكة، ملعونون لعنهم الله. وذكر الفضل بن شاذان في بعض كتبه أن من الكذابين المشهورين علي بن حسكة.

---

(١) انظر تفصيل معتقدات النميرية في فرق الشيعة ص٩٣.

(٢) السوائق بفتح السين وتشديد الواو: لقب لصانع السويق أو بائعه، أو لقب لمن أكثر مباشرة السويق والشراء، أو بكسر السين: الطويل الساق، والشريقي نسبة إلى ((شريق)) بالتصغير، موضع قرب الدينة في وادي العقيق، وقيل ((شريق)) بفتح الشين جبلان أحمران ببلاد بني سليم. وفي رجال الطوسي ص٤٣٦ ((السريمي)) بدل الشريقي.

الحديث
anwar-almaqalat.pdf

بعضهم اكتفى بالعلامة (ع) و ماذكرنا انسب.

ينقلنى من أصلاب الطّاهرين إلى أرحام
لمكم هذا». وأجمعوا على أنّ عمّه اباطالب -
ة بنت وهب كانت على التوّحيد، وأنّها تحشر
(١) هذا القول جميع الفرق ممّن سمّيناه بدءً.

١٠ـ القول في الرجعة والبداء و تأليف القرآن

واتّفقت الإماميّة على وجوب رجعة كثير من الأموات إلى الدّنيا قبل يوم القيمة و إن كان بينهم في معنى الرّجعة اختلاف. واتّفقوا على إطلاق لفظ «البداء» في وصف اللّه تعالى و أن ذلك(٢) من جهة السمع دون القياس. واتّفقوا على أنّ أئمّة الضّلال خالفوا في كثير من تأليف القرآن، و عدلوا فيه عن موجب التنزيل و سنّة النّبي(ص). وأجمعت المعتزلة والخوارج والزّيديّة والمرجئة وأصحاب الحديث على خلاف الإماميّة في جميع ما عددناه.

١١ـ القول في الوعيد

واتّفقت الإماميّة على أنّ الوعيد بالخلود في النّار متوجّه إلى الكفّار خاصّة دون مرتكبي الذّنوب من أهل المعرفة باللّه تعالى والإقرار بفرائضه من أهل الصّلوة، و وافقهم على هذا القول كافّة المرجئة سوى محمّد بن شبيب و أصحاب الحديث قاطبة. وأجمعت المعتزلة على خلاف ذلك وزعموا أنّ الوعيد

١ـ في ذلك القول الف.

٢ـ وان كان من جهة س و هـ الف.

الثاني: أنّ المقام يقتضي المدح والتشريف لمن نزلت الآية فيه، حيث جلّلهم بالكساء ولم يدخل فيه غيرهم، وخصّصهم بدعائه فقال: اللّهمّ هؤلاء أهل بيتي وحامتي، على ما سبق في الأخبار، وكذا التأكيد في الآية حيث أعاد التطهير بعد بيان إذهاب الرجس، والمصدر بعده منو[illegible] في قوله تعالى: «ليذهب[illegible]كم خلع الكرامة؛ انتهى.

الثالث أنّ[illegible] النبيّ لهم وأن يعطيه ماوعد[illegible] يريد ذلك منهم ويكلّفهم بط[illegible] في الحقيقة ردّاً لدعوته عليه السلام.

وأجاب ال[illegible] الآية نزلت فيهم بل المراد بها[illegible] يرد عليه أنّ هذا المنع بم[illegible] ير مسموع وأمّا السند[2] فم[illegible] يريقين أنّ ترتيب القرآن آ[illegible] مع أنّه روى البخاري[3] [illegible] حة بن زيد ابن ثابت أنّه سمع[illegible] ت الصحف قد كنت أسمع رسول الله يقرء بها، فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري «من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه» فألحقناها في سورتها من المصحف، فلعلّ آية التطهير أيضاً وضعوها في موضع زعموا أنّها تناسبه، أو أدخلوها في سياق مخاطبة الزوجات لبعض مصالحهم الدنيويّة، وقد ظهر من الأخبار عدم ارتباطها بقصّتهنّ، فالاعتماد في هذا الباب على النظم والترتيب ظاهر البطلان.

(١) مفاتيح الغيب ٦: ٦١٥.
(٢) كذا في النسخ وهو تصحيف والصحيح: وأما السياق. راجع ص ٢٣٥ س ١٧ و ١٩ (ب).
(٣) صحيح البخاري ٣: ١٤٠.

@fnoorcom

البرهان في علوم القرآن

للإمام بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشي

تحقيق

محمد أبو الفضل إبراهيم

الجزء الأول

مكتبة
دار التراث
٢٢ شارع جامعة بورسعيد - القاهرة

أن زياد بن أبي سفيان أمر أبا الأسود أن ينقط المصاحف . وذكر الجاحظ في كتاب " الأمصار " أن نصر بن عاصم أول من نقط المصاحف ، وكان يقال له : نصر الحروف .

وأما وضع الأعشار ؛ فقيل : إن الأمون العباسي أمر بذلك . وقيل : إنه الحجاج فعل ذلك .

واعلم أن عدد سور القرآن العظيم باتفاق أهل الحل والعقد مائة وأربع عشرة سورة ؛ كما هي في المصحف اليماني ، أولها الفاتحة وآخرها الناس . وقال مجاهد : وثلاث عشرة بجعل الأنفال والتوبة سورة واحدة لاشتباه الطرفين وعدم البسملة . ويرده نسبة النبي صلى الله عليه وسلم كلاً منها ، وكان في مصحف ابن مسعود اثنا عشر ، لم يكن فيها المعوذتان ؛ لشبهة الرقية ؛ وجوابه رجوعه إليهم ، وما كتب للكل . وفي مصحف أبي ست عشرة ؛ وكان دعاء الاستفتاح والقنوت في آخره كالسورتين . ولا دليل فيه لمواضعهم ؛ وهو دعاء كتب بعد الختمة .

وعدد آياته في قول علي رضي الله عنه : ستة آلاف ومائتان وثمان عشرة . وعطاء : ستة آلاف ومائة وسبع وسبعون . وحميد : ستة آلاف ومائتان وثلاث عشرة . وراشد : ستة آلاف ومائتان وأربع .

وقال حميد الأعرج[1] : نصفه (تبين صبراً)[2] في الكهف ، وقيل : عين { تستطع }[3] ، وقيل : ثاني لامن { وليتلطف }[4] .

واعلم أن سبب اختلاف العلماء في عد الآي والكلم والحروف أن النبي صلى الله عليه

(١) هو حميد بن قيس الأعرج ؛ أبو صفوان المكي القارئ ، توفي سنة ١٣٠ . (طبقات القراء لابن الجزري ١ : ٢٦٥) .
(٢) سورة الكهف ٦٧
(٣) سورة الكهف ١٩ .

وفي رواية أبي ذر الغفاري [2] أنه قال: لما توفي رسول الله صلى الله عليه وآله جمع

علي عليه السلام القرآن وجاء به إلى المهاجرين والأنصار وعرضه عليهم لما قد أوص

مايهمك ريح | وثائق

عمر و قال: يا علي اردده فلا حاجة لنا فيه. فأخذه عليه السلام وانصرف ثم أحضروا زيد بن
قاريا لل قرآن - ف قال له عمر: إن عليا جاء بال قرآن وفيه فضائح المهاجرين والأنصار، و قد رأينا
آن ونسـ قط منه ما كان فيه فضيحة وهتك للمهاجرين والأنصار، فأجابه زيد إلى ذلك، ثم قال:
من ال قرآن على ما سألتم وأظهر علي ال قرآن الذي ألفه أليس قد بطل كل ما عملتم؟ قال
ة؟ قال زيد: أنتم أعلم بالحيلة، ف قال عمر:
ون أن ن قتله ونستريح منه، فدبر في قتله على يد خالد بن الوليد فلم يـ قدر على ذلك، و قد
مضى شرح ذلك.

فلما استخلف عمر سأل عليا عليه السلام أن يدفع إليهم ال قرآن فيحرفوه فيما بينهم، ف قال: يا أبا الحسن
إن جئت بال قرآن الذي كنت قد جئت به إلى أبي بكر حتى نجتمع عليه، ف قال عليه السلام: هيهات ليس
إلى ذلك سبيل، إنما جئت به إلى أبي بكر لت قوم الحجة عليكم، ولا ت قولوا يوم ال قيامة إنا كنا عن هذا
غافلين، أو ت قولوا ما جئتنا به أن ال قرآن الذي عندي لا يمسه إلا المطهرون والأوصياء من ولدي. قال عمر:
فهل لإظهاره و قت معلوم، ف قال عليه السلام: نعم إذا قام ال قائم من ولدي، يظهره ويجمل الناس عليه،
فتجري السنة به صلوات الله عليه [1].

صحته وفساده أو يتمسك في إثباته بما في بعض الروايات من وجود أسماء جملة من المنافقين في مصحف عليﷺ وهل يقاس ذلك بذكر أبي لهب المعلن بشركه، ومعاداته للنبيﷺ مع علم النبي بأنه يموت على شركه. نعم لا بعد في ذكر النبيﷺ أسماء المنافقين لبعض خواصه كأمير المؤمنينﷺ وغيره في مجالسه الخاصة.

وحاصل ما تقدم: أن وجود الزيادات في مصحف عليﷺ وإن كان صحيحاً، إلا أن هذه الزيادات ليست من القرآن، ومما أُمر رسول اللهﷺ بتبليغه إلى الامّة، فإن الإلتزام بزيادة مصحفه بهذا النوع من الزيادة قول بلا دليل، مضافاً إلى أنه باطل قطعاً. ويدل على بطلانه جميع ما تقدم من الأدلة القاطعة على عدم التحريف في القرآن.

الشبهة الثالثة:

إن الروايات المتواترة عن أهل البيتﷺ قد دلت على تحريف القرآن فلابد من القول به.

والجواب:

إن هذه الروايات لا دلالة فيها على وقوع التحريف في القرآن بالمعنى المتنازع فيه، وتوضيح ذلك: إن كثيراً من الروايات، وإن كانت ضعيفة السند، فإن جملة منها نقلت من كتاب أحمد بن محمد السياري، الذي اتفق علماء الرجال على فساد مذهبه، وأنه يقول بالتناسخ، ومن علي بن أحمد الكوفي الذي ذكر علماء الرجال أنه كذاب، وأنه فاسد المذهب إلا أن كثرة الروايات تورث القطع بصدور بعضها عن المعصومينﷺ ولا أقل من الاطمئنان بذلك، وفيها ما روي بطريق معتبر فلا حاجة بنا إلى التكلم في سند كل رواية بخصوصها.

مرجع الشيعة المعاصر الخوئي يقول بالتحريف!
فهل لازلتم تقولون: عقيدة التحريف عند المتقدمين؟

صحته وفساده أو يتمسك في إثباته بما في بعض الروايات من وجود أسماء جملة من المنافقين في مصحف علي ﷺ وهل يقاس ذلك بذكر أبي لهب المعلن بشركه، ومعاداته للنبي ﷺ مع علم النبي بأنه يموت على شركه. نعم لا بعد في ذكر النبي ﷺ أسماء المنافقين لبعض خواصه كأمير المؤمنين ﷺ وغيره في مجالسه الخاصة.

وحاصل ما تقدم: أن وجود الزيادات في مصحف علي ﷺ وإن كان صحيحاً، إلا أن هذه الزيادات ليست من القرآن، ومما أمر رسول الله ﷺ بتبليغه إلى الامّة، فإن الإلتزام بزيادة مصحفه بهذا النوع من الزيادة قول بلا دليل، مضافاً إلى أنه باطل قطعاً. ويدل على بطلانه جميع ما تقدم من الأدلة القاطعة على عدم التحريف في القرآن.

الشبهة الثالثة:

إن الروايات المتواترة عن أهل البيت ﷺ قد دلت على تحريف القرآن فلابد من القول به.

والجواب:

إن هذه الروايات لا دلالة فيها على وقوع التحريف في القرآن بالمعنى المتنازع فيه، وتوضيح ذلك: إن كثيراً من الروايات، وإن كانت ضعيفة السند، فإن جملة منها نقلت من كتاب أحمد بن محمد السياري، الذي اتفق علماء الرجال على فساد مذهبه، وأنه يقول بالتناسخ، ومن علي بن أحمد الكوفي الذي ذكر علماء الرجال أنه كذاب، وأنه فاسد المذهب إلا أن كثرة الروايات تورث القطع بصدور بعضها عن المعصومين ﷺ ولا أقل من الاطمئنان بذلك، وفيها ما روي بطريق معتبر فلا حاجة بنا إلى التكلم في سند كل رواية بخصوصها.

مرجع الشيعة المعاصر الخوئي يقول بالتحريف !
فهل لأئمتكم تقولون بعقيدة التحريف عند المتقدمين ؟

﴿ باب ﴾

☼(معنى عرفاء أهل الجنة)☼

١ ـ حدّثنا أبو الحسن محمّد بن أحمد بن عليّ الأسديّ ، قال : حدّثنا أبي ؛ وعليّ ابن العباس البجليّ ، والحسن بن عليّ بن النضر الطوسيّ قالوا : حدّثنا محمّد بن عبد الرّحمن ابن غزوان قال : حدّثنا أبو سنان العابديّ قال : حدّثنا صفوان بن سليم ، عن عطاء بن يسار ، عن أبي سعيد الخدريّ قال : قال رسول الله ﷺ : حملة القرآن عرفاء أهل الجنّة .

﴿باب﴾

☼ (معنى الفرقة الواحدة الناجية) ☼

١ ـ حدّثنا أبو نصر محمّد بن أحمد بن تميم السرخسيّ قال : حدّثنا أبو لبيد محمّد بن إدريس الشاميّ قال : حدّثنا إسحاق بن إسرائيل قال : حدّثنا عبد الرحمن بن محمّد المحاربيّ قال : حدّثنا الإفريقيّ ، عن عبد الله بن يزيد ، عن عبد الله بن عمر قال : قال رسول الله ﷺ سيأتي على أمّتي ما أتى على بني إسرائيل مثل بمثل وإنّهم تفرّقوا على اثنين وسبعين ملّة وستفرّق أمّتي على ثلاث وسبعين ملّة تزيد عليهم واحدة كلّها في النّار غير واحدة . قال : قيل : يا رسول الله وما تلك الواحدة ؟ قال هو : ما نحن عليه اليوم أنا وأصحابي .

﴿باب﴾

☼ (معنى قول الصادق عليه السلام : من أعطى أربعاً لم يحرم أربعاً) ☼

١ ـ حدّثنا أبو أحمد [1] بن الحسن بن عبد الله بن سعيد العسكريّ قال : حدّثنا

(١) كذا في جميع النسخ التي بأيدينا والظاهر أن لفظة «ابن» زائدة والصحيح «أبو أحمد الحسن» كما سيأتي بعد روايتين وجميع النسخ هناك خالية عنها . (م)

معاني الأخبار
للشيخ الجليل الأقدم
الصدوق
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
المتوفى سنة ٣٨١
تصحيح
علي أكبر الغفاري
الناشر
دار المعرفة
للطباعة والنشر
بيروت - لبنان

الجواب: شیعہ رافضی اپنے رافضی نام پر فخر کرتے ہیں اور اس نام کی مدح کرتے ہیں اور اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں چنانچہ باقر مجلسی کی کتاب بحار الانوار ۹۷/ ۶۵ پر اس رافضی نام کی مدح پر پورا باب ہے اور کئی روایتیں موجود ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ امام جعفر کے سامنے کسی کے متعلق کہا گیا وہ رافضی ہے تو امام جعفر نے کہا کہ میں بھی رافضی ہوں اور وہ مجھ سے ہے

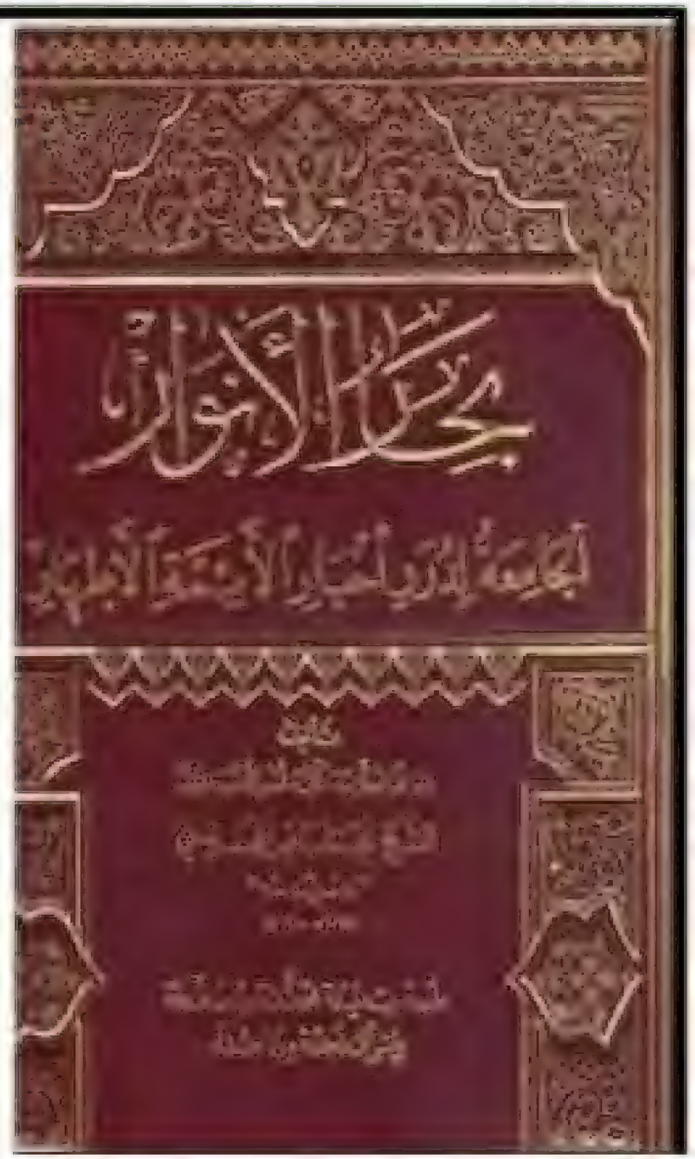

ج ۶۵ ۱۷ - باب فضل الرافضة ومدح التسمية بها -۹۷-

۳- سن : عن ابن يزيد ، عن صفوان ، عن زيد الشحّام ، عن أبي الجارود قال : أسمّ الله أذنيه كما أعمى عينيه إن لم يكن سمع أباجعفر عليه السلام و رجل يقول : إنّ فلاناً سمّانا باسم ، قال : وماذاك الاسم ؟ قال : سمّانا الرافضة ، فقال أبوجعفر عليه السلام بيده إلى صدره : وأنا من الرافضة وعومتي قالها ثلاثاً (۱)

۴- سن : عن ابن يزيد ، عن ابن محبوب ، عن محمد بن سليمان ، عن رجلين عن أبي بصير قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك اسم سمّينا به استحلّت به الولاة دماءنا و أموالنا وعذابنا ، قال : وماهو ؟ قال : الرافضة ، فقال أبوجعفر عليه السلام : إنّ سبعين رجلاً من عسكر فرعون رفضوا فرعون فأتوا موسى عليه السلام فلم يكن في قوم موسى أحد أشدّ اجتهاداً وأشدّ حباً لهارون منهم فسمّاهم قوم موسى الرافضة ، فأوحى الله إلى موسى أن أثبت لهم هذا الاسم في التوراة فإنّي نحلتهم ، وذلك اسم قد نحلكموه الله (۲) .

۴- فر : عن محمد بن القاسم بن عبيد ، عن الحسن بن جعفر ، عن الحسين ، عن محمد يعني ابن عبدالله الحنظلي ، عن وكيع ، عن سليمان الأعمش قال : دخلت على أبي عبدالله جعفر بن محمد عليه السلام قلت : جعلت فداك إنّ الناس يسمّونا روافض ، و ما الروافض ؟ فقال : والله ماهم سمّوكموه ، ولكنّ الله سمّاكم به في التوراة والانجيل على لسان موسى ولسان عيسى عليهما السلام وذلك أنّ سبعين رجلاً من قوم فرعون رفضوا فرعون و دخلوا في دين موسى فسمّاهم الله تعالى الرافضة ، و أوحى إلى موسى أن

رافضی منکرین قرآن

شیعہ مذہب کا امام المحدثین کلینی کہتا ہے اصل قرآن مصحف فاطمہ ہے جو مسلمانوں کے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور اس قرآن کا ایک حرف بھی مصحف فاطمہ میں نہیں ہے

الکافی جلد اول کتاب الحجت صفہ نمبر 141 تا 142

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْجَفْرُ؟ قَالَ: وِعَاءٌ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ، وَعِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ.

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ عليها السلام وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عليها السلام؟

١٤٢ أصول الكافي ج١

قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عليها السلام؟ قَالَ: مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاللهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللهِ الْعِلْمُ قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ.

ثم سكت ساعة ثم قال: إن عندنا علم ما كان وعلم ما هو كائن إلى أن تقوم الساعة قال: قلت: جعلت فداك هذا والله هو العلم، قال: إنه لعلم وليس بذاك قال: قلت: جعلت فداك فأي شيء العلم؟ قال: ما يحدث بالليل والنهار، الأمر من بعد الأمر، والشيء بعد الشيء إلى يوم القيامة.

٢ - علة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن عمر بن عبد العزيز، عن هشام بن سالم قال:

رافضیت نے تو پوری آیت الکرسی ہی بدل ڈالی

رافضیت کا صفِ اول کا محدث باقر مجلسی کہتا ہے

اصل آیت الکرسی جو اللہ نے نازل کی وہ یہ ہے

مفاتیح الجنان صفحہ نمبر ۷۲ تا ۷۳

(١) قال العلامة المجلسي: آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني هي: «اللّٰهُ لا إله إلّا هو الحيّ القيّوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السماوات وما في الأرض وما بينهما وما تحت الثرى عالم الغيب والشهادة الرحمٰن الرحيم من ذا الذي... إلى.. هم فيها خالدون».

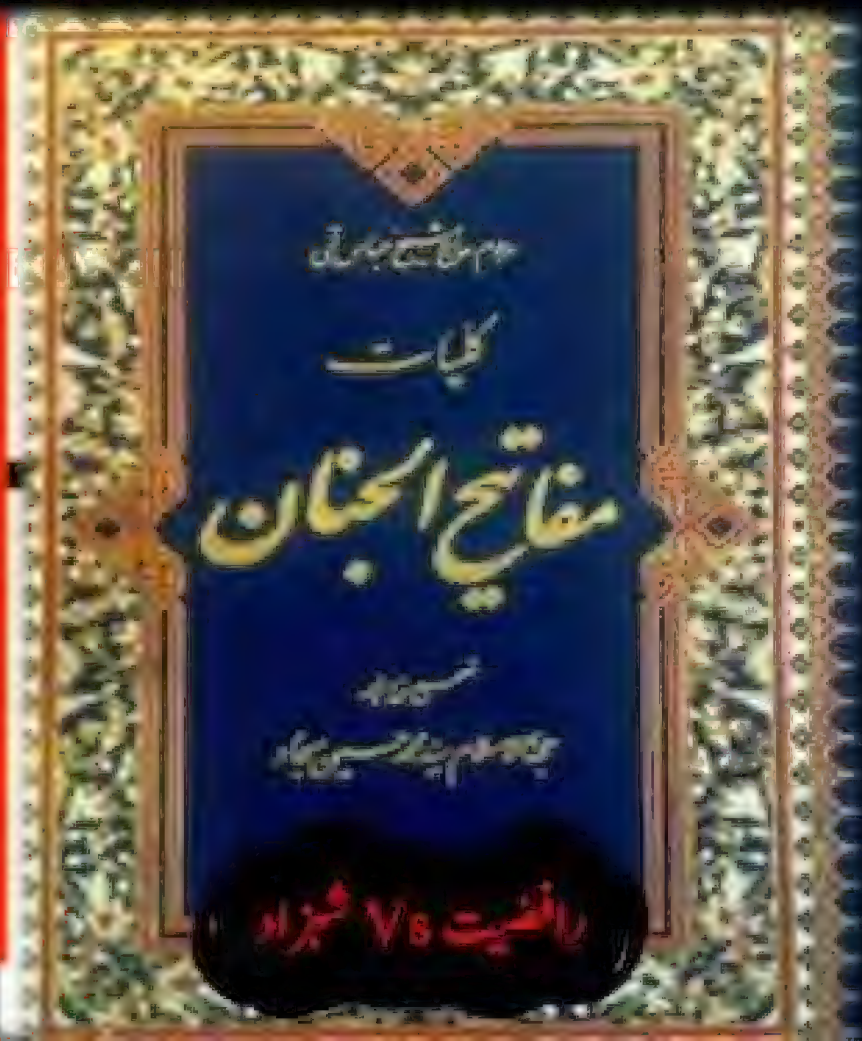

أعمال نهار الجمعة ٧٣

أن لا إله إلّا اللّٰه وحدَهُ لا شريك له، وأشهدُ أنّ مُحمّداً عبدُهُ ورسولُه، اللّٰهمّ صلِّ على مُحمّدٍ وآلِ مُحمّدٍ واجعلني مِنَ التوّابين واجعلني مِنَ المتطهّرين،

كان طهراً من الجمعة إلى الجمعة، أي طهراً من ذنوبه، أو أن أعماله

اعتقادما این است که قرآنی که خداوند متعال بر رسولش صلی الله علیه و آله نازل کرده همان چیزی است که در بین دو پوست یا دوجلد و در دستان مردم است بیشتر از آن نیست.و عدد سوره هایش در نزد اهلسنت صدوچهارده است و در نزد شیعه سوره الضحی و الم نشرح یک سوره و لا یلاف و الم تر یک سوره است و هرکس که به ما نسبت دهد که ما می‌گوییم: نوعی از وحی نازل شده است که قرآن نیست.که اگر با همین قرآن جمع آوری شود،مقدار آن هفده هزار آیه می‌شود.

باب الاعتقاد في مبلغ القرآن

قال الشيخ ـ رضي الله عنه ـ: اعتقادنا أنّ القرآن الذي أنزله الله تعالى على نبيّه محمد ﷺ هو ما بين الدفّتين، وهو ما في أيدي الناس، ليس بأكثر من ذلك، ومبلغ سوره عند الناس مائة وأربع عشرة سورة.

وعندنا أنّ الضحى وألم نشرح سورة واحدة، ولإيلاف وألم تر كيف سورة واحدة[1].

ومن نسب إلينا أنّا نقول إنّه أكثر من ذلك فهو كاذب.

وما روي من ثواب قراءة كل سورة من القرآن، وثواب من ختم القرآن كلّه[2]، وجواز قراءة سورتين في ركعة نافلة، والنهي عن القِران بين سورتين في ركعة فريضة،تصديق لما قلناه في أمر القرآن وأنّ مبلغه ما في أيدي الناس.

وكذلك ما روي من النهي عن قراءة القرآن كلّه في ليلة واحدة، وأنّه لا يجوز أن يختم في أقل من ثلاثة أيام، تصديق لما قلناه أيضاً[3].

بل نقول: إنّه قد نزل الوحي الذي ليس بقرآن، ما لو جمع إلى القرآن لكان

(١) في ر زيادة: والانفال والتوبة سورة واحدة.

(٢) راجع: ثواب الأعمال: ١٢٥ ـ ١٥٧.

(٣) راجع: عيون اخبار الرضا ـ عليه السلام ـ ٢: ١٨١، الكافي ٢: ٤٥١ باب في كم يقرأ القرآن ويختم.

لم يمت حتى يدرك القائم (عج) وإن قاله مئة مرة قضى الله له ستين حاجة: ثلاثين من حاجات الدنيا وثلاثين من حاجات الآخرة.

الرابع: أن يقرأ سورة الرحمٰن بعد فريضة الصبح فيقول بعد: **فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ: لا بِشَيءٍ مِنْ آلائِكَ رَبِّ أُكَذِّب.**

الخامس: قال الشيخ الطوسي رحمه الله: من المسنون بعد فريضة الصبح يوم الجمعة أن يقرأ التوحيد مئة مرة، ويصلّي على محمد وآل محمد مئة مرة، ويستغفر مئة مرة، ويقرأ سور النساء وهود والكهف والصّافات والرحمٰن.

السادس: أن يقرأ سورة **الأحقاف والمؤمنون**، فمن الصادق (ع) أنه قال: «من قرأ كل ليلة من ليالي الجمعة أو كل يوم من أيامها سورة **الأحقاف** لم يصبه الله برَوعة في الحياة الدنيا، وأمّنه من فزع يوم القيامة إن شاء الله». وقال أيضاً: «من قرأ سورة **المؤمنون** ختم الله له بالسعادة إذا كان يدمن قراءتها في كل جمعة وكان منزله الفردوس الأعلى مع النبيّين والمرسلين».

السابع: أن يقرأ سورة قل يا أيها الكافرون قبل طلوع الشمس عشر مرات، ثم يدعو ليُستجاب دعاؤه، وروي أن الإمام زين العابدين عليه السّلام كان إذا أصبح الصباح يوم الجمعة أخذ في قراءة آية الكرسي إلى الظهر، ثم إذا فرغ من الصلاة أخذ في قراءة سورة إنّا أنزلناه، واعلم أن لقراءة آية الكرسي على التنزيل[1] في يوم الجمعة فضلاً كثيراً.

الثامن: أن يغتسل وذلك من (وكيد) آكيد السنن... وروي عن النبي صلّى الله عليه وآله أنه قال لعليّ عليه السّلام: «يا علي اغتسل في كل جمعة ولو أنك تشتري الماء بقوت يومك وتطويه، فإنه ليس شيء من التطوع أعظم منه». وعن الصّادق صلوات الله وسلامه عليه أنه قال: «من اغتسل يوم الجمعة فقال: **أَشْهَدُ**

---

(١) قال العلامة المجلسي: آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني هي: ﴿اللَّهُ لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ مَنْ ذَا الَّذِي... إلى.. هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾.

فهل هذه آية الكرسي التي انزلها الله ؟ كمايقول هذا ! على التنزيل ! ام ان قرآنهم ليس هو قرآن المسلمين الذي انزله الله على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم !!

-٣٥٨- نور الصلوة ٢

بأنّ ما بين دفتي هذا المصحف هو القرآن المنزل. لا تغيير ولا نقص فيه تحريف ولا تبديل ومن هذا منط شيخنا الطبرسي رد آيات القرآن وأخباره ! فروى عن النبي ﷺ ان جميع سور القرآن مائة واربع عشرة سورة وجميع آيات القرآن ستة آلاف آية ومائتا آية وستة وثلاثون آية وجميع حروف القرآن ثلثمائة ألف حرف واحدى وعشرون الف حرف ومائتان وخمسون حرفا

والظاهر ان هذا القول انما صدر منهم لأجل مصالح كثيرة، منها سد باب الطعن عليها بأنه اذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بظواهره وأحكامه مع جواز التحريف فيها، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الاعلام رووا في مؤلفاتهم أخبارا كثيرة

○ مجموع ومؤلف يرد الخ

وهذا دأب المحدثين الشيخ الصدوق المعروف بين الامامية بالاعتناء بما يروونه يقول في كتاب اعتقادات الامامية : اعتقادنا ان القرآن الذي انزله الله على نبيه هو ما بين

-٣٥٧- نور الصلوة ٢

مخالفينا قد استدلوا بهذه القرائن وتمسكوا فيها وعملوها فمنا لهم ؟ كما جعل سيبويه والفقيل النحويان لهما وتمسكوا فيه على مقتضى مقولهم ، وفرقوا في مسائل المذاهب ومن هنا ترى القراء لم يستندوا قراءتهم الى اهل البيت عليهم السلام ، وربما أستدعاهم بعض الأوقات اليهم لكن يكون من باب ان جاءكم فاسق بنبأ الآية

الثالث ان تسليم تواترها عن الوحي الأول ، وكون الكل قد نزل به الروح الامين يفتقر الى طريق الأخبار المستفيضة بل المتواترة الدالة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلا ! ومالك ! وإجمالا ، مع ان اصحابنا رضوان الله عليهم قد أطبقوا على صحتها والتصديق بها(١) نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي وحكموا

(١) هذا الكلام من السيد المصنف (دم) عجيب ومبني على مسلك أصحاب الحديث وجرى على طريقة الاخباريين التي لا يسلمها والعجب من قوله : ان اصحابنا (رض) قد اطبقوا على صحة تلك الروايات والتصديق بها الخ ليست شعرى متى تطبق اصحابنا على

شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

بہت سی روایات، جو تواتر کی حد کو پہنچتی ہیں، اس بات پر دلیل ہیں کہ موجودہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے،

اور اگرچہ مرتضیٰ، صدوق اور شیخ الطبرسی نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی۔

پھر کہتا ہے کہ ان کا یہ قول بہت سی مصلحت کی بنا پر ہے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے پر طعن کا دروازہ بند کر دیں۔

موجود ہے وہ اسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اس میں حضورؐ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟ ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جاتا رہا ہے مگر اس جانے والے حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم سالم الایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوے قرآن ہے کہ اس میں ہر خشک و تر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دور دور پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گذر چکا اور جو کچھ گذرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن اس دنیا میں محافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر طاہر لوگ مس نہیں کر سکتے یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔

اعتراض ۸۷۵:۔ الصافی مدا میں ہے

سلسلة الندوات العقائدية

(٨)

آية الولاية

السيّد علي الحسيني الميلاني

معنی هذا الهراء لاغیر القرآن إذا ذکر فیه اسم معصومهم علي لایستطیع الله حفظه أما إذا لم یذکر حینها یستطیع حفظه ماهذه الترهات یامعصوم ألا یستطیع ربکم أن یذکر أسمه ویحفظه

الكناية أبلغ من التصريح. يختار السيد شرف الدين هذا الوجه [1].

ويؤيّد هذا الوجه رواية واردة عن إمامنا الصادق عليه السلام بسند

علی کے نام کو قرآن سے العیاذ باللہ منافقین (یعنی صحابہ کرام) نے حذف کردیا ہے

(١) المراجعات : ٢٦٣.

معتبر ، يقول الراوي للإمام : لماذا لم يأت اسم علي في القرآن بصراحة بتعبيري أنا ، لماذا لم يصرّح الله سبحانه وتعالىٰ باسم علي في القرآن الكريم ؟ فأجاب الإمام عليه السلام : لو جاء اسمه بصراحة وبكلّ وضوح في القرآن الكريم لحذف المنافقون اسمه ووقع التصرّف في القرآن ، وقد شاء الله سبحانه وتعالىٰ أن يحفظ القرآن ﴿ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾.

وهذه وجوه تذكر جواباً عن السؤال : لماذا جاءت الكلمة أو الكلمات بصيغة الجمع ؟

ولعلّ أوفق الوجوه في أنظار عموم الناس وأقربها إلىٰ الفهم : أنّ هذا الإستعمال له نظائر كثيرة في القرآن الكريم ، وفي السنّة

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

۲۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ (كِتَابٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ) فَنَسِيَ» هٰكَذَا وَاللهِ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمدؐ پر یونہی نزول آیت ہوا۔

جامعین قرآن نے سورۃ احزاب سے جو سورۃ بقرۃ کی طرح طویل تھی، اہل بیتؑ کے فضائل نکال دیئے (نعوذ باللہ)۔ ﴿حق الیقین، صفحہ ۶۶، طبع ایران﴾

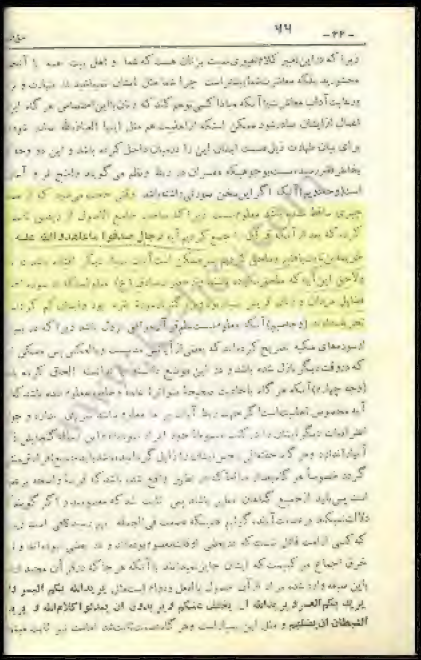

٦٦ — ٢٢ —

ذیرا که در این امیر کلام الهی چیست بر زبان هست که شما و اهل بیت عصمه را آنچه
محسود بلکه معاذر نشما بشتراست چرا غما مثل نمایان میباشد. بشارت و بر
ولایت آداب معاذر نرا آنکه مادا کسی بوهم کند که در شان این اختصاصی هر گاه این
اعمال از ایشان صادر شود ممکن است که اهل بیت هم مثل ازواج المعاذر نه صادر شود
و این بیان طیبات ذیل هست ایمانی این را در میان داخل کرده باشد و این دو وجه
بخلاف قرار صد سیوجوهیکه دمسران در ربط وظم می گویند داشیح تر و آخر
استاد و حقیر یا آنکه اگر این سخن سوری داشته باشد دلیل محکم میخواهد که از
چیزی ساقط شده معلوم است دیر اکه ساحب جامع الاصول از دیدن نامه
کرده که بعد از آنکه و کی اجمع کردم آنرا رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه
خریده ن را بشاهد و صادق گردیم پس ممکن است آیات سابقه دلالت
والحق این آیه که مشهور داده و شیخ مفید حمه الله (ج) معلوم است که سوره احز
فضایل مردان و زنان قریش بسیار بوده و قرآن بسیار بوده بود و بیان کم کرده
نص شده (و چنین) آنکه معلوم است علی الدوام قرآن بوده باشد زیرا که در بی
از سوره‌های مکیه صریح کرده اند که بعضی از آیات این سوره و الحکمی پس ممکن
که دروقت دیگر نازل شده باشد و در این موضع داخل کرده باشد الحاق کرده با
(وجه چهارم) آنکه هر گاه با حادیث صحیحه متواتر اعاده (جامع) معلوم شده باشد که
آیه مخصوص اهلبیت است گو موجب ربط آیات در ما قبل و ما بعد آن نباشد و چو
اخبار امامیه دیگر ایشان دارد که کتب مسبوط موجود است در میان اصحاب ما و
آیات نداده و هر گاه متحقق شود زیادتی را دلیل گردانیده شود و بعضی بوده اند و
گردند خصوصاً هر گاه بعد از آنکه در نظر واقع شده باشد که قرینه واضحه بر
است پس واجب است رجوع کردن بمعانی باشد پس ثابت شد که معصومین و اگر گوئید
دلالت نمیکند بر عدم دخول آنان گوئیم همینکه صحت فی الجمله این بسنده کافی است این
که کسی ادعا نکند که در بعضی از افراد معصومین داخل و در بعضی نبوده اند و
خرق اجماع مرکبست که ایشان جایز میدانند با آنکه هر جا که در آن موجود شد
این صورته وارد شده مراد آیه حصول یا اصل و دوام است مثل یرید الله بکم الیسر و
یرید بکم العسر و یرید الله لـ یجعل علیکم من حرج یرید ان یتوب علیکم و یرید
الشیطان ان یضلهم و مثل این بسیار است و هر گاه صحت ثابت شد احادیث دیر ثابت میشود

www.shiabooks.com

حق الیقین

تألیف

علامہ مولیٰ محمد باقر مجلسیؒ

در اصول دین و معارف

از انتشارات:

کتابفروشی سلامیہ

تہران خیابان بوذرجمہری شرقی — تلفن: ۵۲۱۹۶۶

چاپ اسلامیہ ۱۳۵۷ شمسی ۵۰۰

اگر یہ کتابیں اور ان کے مصنف شیعہ نہیں تو موجودہ شیعہ ذاکران پر لعنت بھیج کر ان سے لاتعلقی کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟

٥۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ ، إِلَّا أَكَلَتْهُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ نَحَلُوكُمْ فِي الْبِيَرِ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہلبیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

اصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز لمیٹڈ (رجسٹرڈ)

اُصول کافی

جلد پنجم

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ رجسٹرڈ

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: اقْرَأْهُ أَخْمَاساً، اقْرَأْهُ أَسْبَاعاً، أَمَا إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفاً مُجَزَّى أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءاً.

۳ - راوی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیتؑ کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

Chapter 11

۳۸. عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفِ آيَةٍ.

۳۸۔ ہشام نے سالم سے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

ترجمہ

اُصول کافی

جلد پنجم

Chapter 14

کتاب فضل القرآن

ظفر شمیم

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ رجسٹرڈ

ترجمہ

اُصول کافی

جلد پنجم

کتاب فضل القرآن

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ الْآيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نَحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَغَنَا عَنْكُمْ ، فَهَلْ نَأْثَمُ ؟ فَقَالَ: لَا. اِقْرَؤُوا كَمَا تُعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِيئُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حضرت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

Chapter 12

قرآن کو شراب خور خلفاء (ابوبکر، عمر اور عثمان) نے بدل دیا، موجودہ قرآن غلط ہے، اس کو اصل حالت میں لانا امام مہدی (بارہویں امام) کا کام ہے۔ جب امام مہدی (بارہواں امام) آئے گا، اُس دن قرآن اصل حالت میں پڑھا جائے گا (نعوذ باللہ)۔ ﴿ترجمہ قرآن از مولوی مقبول حسین دہلوی، پارہ ۱۲، ص ۳۸۴﴾

حق تالیف وطباعت محفوظ ہے

بارسوم

ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا
سات برس سختی کے آئینگے جن میں سوائے اُس تھوڑے سے کے جو تم ذخیرہ کر رکھو گے
قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ
وہ کچھ نہ کھا سکیں گے یا جو کچھ کھا چکے ۝ پھر اسکے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ سیر ہونگے
فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ
ع ۶ ۱۶
مینہ برسا جائیگا اور جس برس وہ نچوڑیں گے ۝ بادشاہ نے حکم دیا جب یہ تعبیر خواب کی اسکو معلوم ہوئی
ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ
تب کہا اسے کہ میرے پاس لاؤ جب ایلچی حضرت یوسف کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو اپنے
فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۚ اِنَّ
رب کے پاس پلٹ کر جا اور اُس سے پوچھ کہ کیا حال ان عورتوں کا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے
رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ
بیشک میرا رب انکے فریب سے خوب واقف ہے ۝ بادشاہ نے (ان عورتوں کو) بلا کر دریافت کیا کہ تمنے یوسف کو پھسلانا
يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ
چاہا تھا تو تمہاری کیا کیفیت تھی انہوں نے کہا کہ حاشا للہ ہمنے اُس میں کوئی بدی نہیں
مِنْ سُوْٓءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
دیکھی ۔ عزیز مصر کی بیوی نے کہا اب تو حق کھل گیا
الْحَقُّ ۖ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ
میں نے اسکو پھسلانا چاہا تھا اور وہ اپنے بیان میں بالکل
الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ
سچا ہے (یہ میں نے صاف اظہار دیا) اسلئے کہ (یوسف) جان لے کہ میں نے پس پشت
بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ
اسکے حق میں کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنیوالوں کی چال نہیں چلنے دیتا

نبی ﷺ کی وفات کے بعد اصلی قرآن علیؑ کے پاس تھا جو وہ ابوبکرؓ کے پاس لائے مگر ابوبکرؓ نے اُسے ٹھکرا دیا
جس کی وجہ سے امتِ مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے (نعوذ باللہ)۔ ﴿شیخ سقیفہ، ص ۱۳۸۔ طبع کراچی﴾

شیخ سقیفہ

حضرت ابوبکر کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ

کتے کی تصویر
(نعوذ باللہ)

www.KitaboSunnat.com

کرایسا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اسے قرآن فہمی کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ جو نزولِ قرآن کے بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیاتِ قرآنی کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شوق نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیئے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں۔ یہی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلام سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام زید بن ثابت یا اور کسی صحابی کے بس کا نہ تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام) اس سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالبؑ نے یہ کام بذاتِ خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی۔ انہیں رسول اللہ نے کل ایمان کہا تھا اور کہا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اسے خلیفہ اوّل کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپ خاموش گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر آتنا کہتے آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھ سکو گے افسوس کہ جناب ابوبکر کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی۔ جناب علی مرتضیٰ کے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ نے قرآن کو تنزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور تفسیری نوٹس تحریر فرمائے تھے لہٰذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان خامیوں سے پاک تھا کہ جن کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

مصحفِ علی کے بارے میں مفسرین کی رائے:-

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ صفحہ ۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالبؑ

میرا آپ سے سوال کیا قرآن کا منکر کافر نہیں ؟

ابوبکرؓ نے قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں کی (امت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے) (نعوذ باللہ)۔

﴿شیخ سقیفہ، ص ۱۳۴۔ طبع کراچی﴾

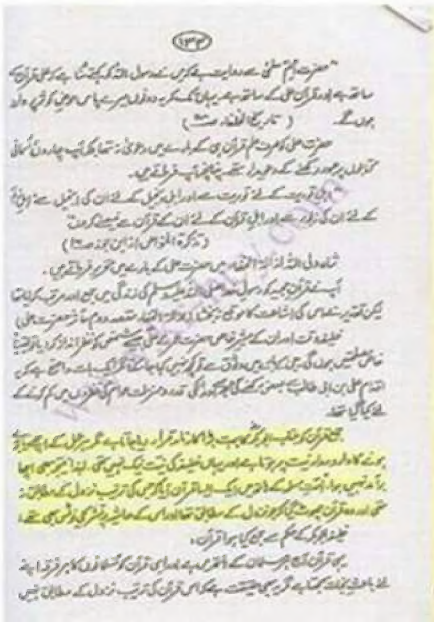

(۱۳۴)

"حضرت ام سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہاں تک کہ وہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ (تاریخ الخلفاء ص۔۔۔)

حضرت علی کو صرف علم قرآن ہی کے بارے میں راوی نہ تسلیم کیا بلکہ ایک چشم دید گواہ کی حیثیت سے بھی پیش کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"قرآن کی تدوین کے لئے حضرت عثمان نے ابوبکر کے ان کی زندگی سے لئے ہوئے قرآن کے لئے ان کے قرآن سے لیے کر دیئے۔ (تذکرۃ الخواص از ابن جوزی ص۔۔۔)

شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفاء میں حضرت علی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ نے قرآن جمیعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جمع اور مرتب کر لیا تھا لیکن تقدیر خداوندی کی مشیت کا کوئی نہ توڑ سکا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت علی خلیفہ وقت اور ان کے مشیر خاص حضرت طارق علی جیسے شخص کی تمام تر کاوشوں کو ناکام بنا دیا۔ خاص طور پر جس وقت سے قرآن کہا جا سکتا ہے ایک بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ اقتدار علی بن ابی طالب جیسی شخصیت کے ہاتھ میں آ گیا تھا تو وہ حضرت عثمان کی تحریروں پر عمل کرنے کے لئے کیا کیا تھا۔

جمع قرآن کے متعلق ابوبکر کی روایت بڑا اختلاف ہے۔ ویسے تو یہ روایت ہی سرے سے ناقابل اعتبار ہونے کا واضح ثبوت ہے مگر یہاں ہمارے پیش نظر یہ نکتہ ہے کہ اس میں ایسا کوئی اشارہ نہیں ہوا کہ آپ نے سورتوں کے ناموں کے ساتھ ساتھ قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق بھی کی تھی۔ اور قرآن جمع ہونے کے بعد اس کو ترتیب نزول کے مطابق تھا اور اس کے حافظ و قاری بھی تھے، تعجب ہے کہ کس حکم سے بدل گیا ہو قرآن۔

یہ قرآن کریم جو ہر مسلمان کے ہاتھ میں ہے اور اسی قرآن کو مستشرقین کا ہر فرد اپنے اپنے طور پر تحقیق کا موضوع بنا رہا ہے اور یہ قرآن ہی حیثیت رکھتا ہے کہ اس قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں

شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ روافض کہتے ہیں: آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اِس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اِس میں حضورؐ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں ؟ ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصّہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصّہ جاتا رہا ہے مگر اِس جانے والے حصّہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم سالم الایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اِس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوے قرآن ہے کہ اِس میں ہر شے کا ذکر موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دورِ حاضر پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے اور وہ مکمل قرآن اِس دنیا میں محافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر ظاہر لوگ مس نہیں کر سکتے یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔

اختر اخبر ۱۹۷۵ء۔ اعجاز الہدیٰ ہے

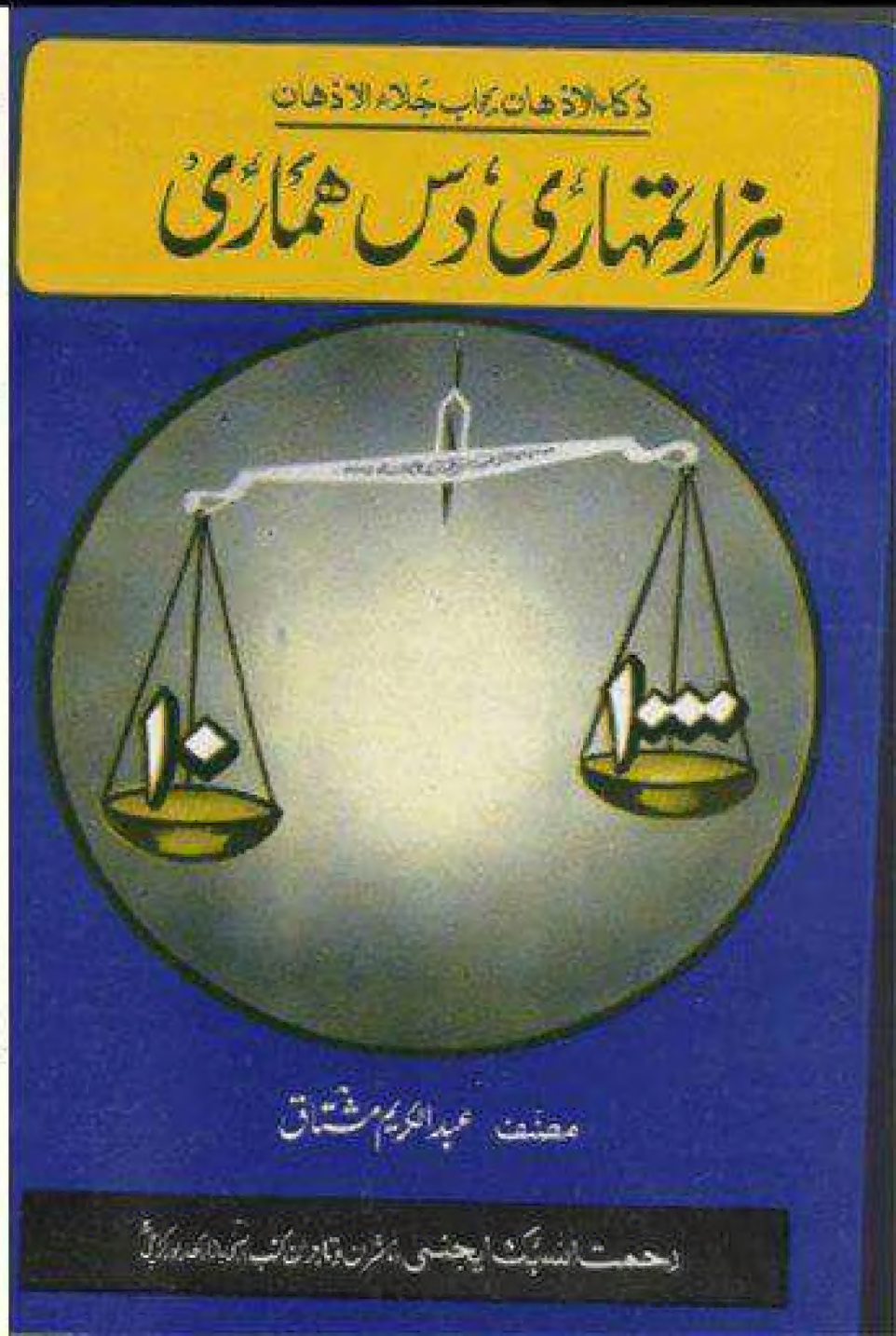

تحریفِ قرآن کا قائل رافضی شیعہ کا مستند اور بڑا عالم شیخ مفید کہتا ہے قرآن کریم کی تحریف کے بارے میں آئمہ کی روایات متواتر ہیں

اوائل المقالات الشیخ المفید صفحہ نمبر ۸۰۔۸۱

٥٩ـ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزّيادة فيه و النّقصان

اقول: إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمّة الهدى من آل محمّد(ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظّالمين فيه من الحذف

والنّقصان، فأمّا القول في التّأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخّر و تأخير المتقدّم و من عرف النّاسخ و المنسوخ و المكّي و المدنيّ لم يرتب[1] بما ذكرناه.

وأمّا النّقصان فإنّ العقول لاتحيله و لاتمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادّعاه، و كلّمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلا فلم اظفر منهم بحجّة اعتمدها

مصنفات الشيخ المفيد
٨
أوائل المقالات
ShahZad